S.M. Bokhari.

Pir-Hissamuddin

and Sons

Srinagar

Srinagar Kashmir

فسانہ ایجنسی لاہور کا سلسلہ تالیفات عام نمبر ۵

ہمت۔ استقلال۔ ادائے فرض اور تعمیل ارشاد کے متعلق

ایک نہایت دلفریب باتصویر ناول

انتقام ناتمام

(باتصویر)

جسمیں

بستر مرگ کے ایک خوفناک وصیت۔ ایک حسین دوشیزہ کی ایک ہولناک مقصد کیلئے تیاری، عزم بالجزم اور ہمت مردانہ کی حیرت ناک تصویر، حسن و عشق کی چالبازیاں، مکار دولتمندوں کی ریشہ دوانیاں، پاک محبت اور شرافت طبعی کی مسرت آمیز فتح، عیاری اور بدباطنی کی شرمناک شکست نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کی گئی ہے

مرزا محمد سعید بیگ صاحب نے

فسانہ ایجنسی لاہور

کیلئے ایک انگریزی ناول سے اردو میں ترجمہ کیا

اور سنہ ۱۹۱۲ء میں

جنرل مینیجر فسانہ ایجنسی لاہور نے حمیدیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عنایت اللہ پرنٹر چھپوایا

قیمت فی جلد ۵

عظیم الشان دار الاشاعت

فسانہ ایجنسی لاہور

نہایت معقول سرمایہ اور شاندار اہتمام سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ملک اور قوم کا مذاق سدھارنے اور عام نوجوانوں کو گندے اور مخرب اخلاق ناولوں سے بچانے کے لئے اُردو علم ادب میں

علمی اخلاقی اور تاریخی ناولوں کا ایک زبردست سلسلہ مہیا کیا جائے

تاکہ ناول اور فسانوں سے دلچسپی رکھنے والی طبیعتیں اور وہ دماغ جو مدت سے حسن و عشق کی داستانوں میں محو ہو چکے ہیں اپنی اُسی روزمرہ کی غذا (یعنی ناولوں) کے ذریعہ بہت سی

علمی معلومات۔ سائنس کے مسایل۔ مذہبی اور تواریخی روایات۔ غیر قوموں کے آداب و اخلاق ان کا تمدن۔ انکی تہذیب اور خصوصاً ایشیا کی شاندار ماضی کے دلچسپ حالات

بھی اسیطرح معلوم کر سکیں جن کا جاننا ایک مہذب اور شایستہ انسان کی اخلاقی زندگی اور سوشل ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے اسلئے ایجنسی نے ایک وسیع پیمانے پر یہ اہتمام کیا ہے کہ علاوہ ان دلچسپ اور سبق آموز ناولوں کے جو ایجنسی کی نگرانی میں لائق اور فاضل مصنفوں سے تصنیف کرائے جائینگے۔ انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمنی۔ عربی۔ ترکی۔ فارسی اور دیگر مشہور زبانوں کے اچھے اچھے ناولوں کا جو مفید اور دلچسپ ہونیکا تمغہ اپنے نقادان فن سے حاصل کر چکے ہوں زبان اردو میں ترجمہ کیا جائے گا تاکہ اس بیش قیمت اور نایاب علمی ذخیرے سے اردو علم ادب میں ایک شاندار اضافہ ہو یہ تصنیف یا ترجمہ کئے ہوئے ناول یا تو (۱) مکمل کتاب کی صورت میں شائع ہونگے یا (۲) بالاقساط ماہانہ۔ اس دوسری غرض کے لئے ایجنسی کے زیر اہتمام ایک نہایت مقبول اور ہر دلعزیز ماہوار رسالہ۔

فسانہ

ہر انگریزی مہینے میں ایک مرتبہ شائع ہوتا ہے۔ جس میں کئی دلچسپ علمی اور اخلاقی ناول سلسلہ وار چھپا کرتے ہیں اور بہت سی چھوٹی چھوٹی سبق آموز کہانیاں اور علمی مضامین بھی ہر نمبر میں چھپتے رہتے ہیں۔ اسکی دلچسپی اور مقبولیت کا اندازہ اسی ایک بات سے ہو سکتا ہے کہ صرف پہلی ششماہی میں اسکی تعداد اشاعت اردو کے تمام پرانے رسالوں کے قریب قریب ہو گئی ہے لہذا بہت قلیل عرصہ میں جو شاندار کامیابی اس رسالہ نے حاصل کی ہے اسکی نظیر دوسرے اردو رسالوں میں ہرگز نہیں ملتی۔ حجم ۶۴ صفحہ۔ کاغذ ولایتی اور چکدار قیمت صرف عہ سالانہ یا عہ ششماہی معہ محصولڈاک۔

خط و کتابت کیلئے پتہ جنرل منیجر فسانہ ایجنسی لاہور (پنجاب)

انتقام ناتمام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

بستر مرگ کی وصیت

گو کرسمس کی شام شاندار ہے۔ مگر برف پوش ملک کی بجائے جنوبی افریقہ کا جلا بھنا منظر پیش نظر ہے۔ گرمی کی خوب گرم بازاری ہے۔ گاہے گاہے کسی چلبلی مہ جبین کی طرح برق چمک سے رونمائی کرتی اور آنکھوں کو خیرہ بنا دیتی ہے۔ اور کبھی کبھی رعد اپنی کڑک سے دلوں کو دہلاتی اور فضائے آسمان کو اپنے منور مگر بانکے خط سے دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔

جس طرح خارجی طور پر عناصر اپنا زور شور دکھلا رہے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح کیپٹن فین کے دل میں جو صاحب فراش بنا ہوا تھا اندرونی خیالات اور دلی جذبات نے وہی منظر پیدا کر دیا۔ آلام و تفکرات کی گھٹائیں اس کی سرزمین دل پر گھر آئی تھیں۔ نیز گذشتہ واقعات کی تازہ یاد برق کا کام دے رہی تھی۔ اس پر بے بسی کی رعد اور بھی غضب ڈھائے جاتی تھی۔ اور دیدۂ اشکبار کو یوں رلا رہی تھی گویا ساون بھادوں کی جھڑی لگی ہوئی ہے ؎

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ لب جوشِ اشک سے ٭ بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے

آخر کار جب رات کا اندھیرا زیادہ پاؤں پھیلانے لگا۔ توفین نے ان ناگوار حالات کی تلخ یاد سے اپنے آپ کو نکالا اور تکیوں پر ادھر ادھر سر پھیر اکر پکارنے لگا۔

"ارسلا۔ بیٹی ارسلا۔ تم کہاں ہو؟"

ایک سرو قامت مہ جبین لڑکی

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن

جوانی کی راتیں مرادوں کے دن۔

کھڑکی کے نیچے سے اُٹھی۔ جہانکہ وہ ایسے احکام کی منتظر بیٹھی تھی۔ حقیقت میں خورد سال تھی لیکن اسکی سنجیدہ اور بھوری آنکھوں سے ایک طرح کا گہرا فکر ٹپکا پڑتا تھا۔ اس کے گلابی ہونٹ لٹک کر اس کے دلی غم کو ظاہر کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی اس کی خود ضبطی پر صاد کر رہے تھے۔ اسکی خوبصورت و خاموش حرکات زبان حال سے گویا تھیں۔ کہ خاص تفکرات و خارجی اثرات نے بظاہر اس کے حالات میں خاصہ اضافہ کر دیا ہے۔ اور پندرہ برس کی عمر میں ہی اس کو ایک دور اندیش اور معاملہ فہم عورت بنا دیا ہے۔

دیکھنے میں وہ پہلے درجے کی حسین تھی۔ اور افریقہ کی سالہا سال کی بود و باش سورج کی دائمی اور سرگرم کوشش کے باوجود اس کے گلاب جیسے چہرہ پر چھائیوں وغیرہ کا کوئی دھبہ نہیں ڈال سکی تھی۔ اس کا گورا گورا منہ کوے کے سے سیاہ بالوں کے ساتھ مل کر دن رات کی یکجائی کا عجیب منظر پیش کرتا تھا۔ اور گھونگریالے بالوں کے حلقے ایسی صفائی سے سجے ہوئے تھے۔ کہ دیکھنے والوں کی نظر ایک دفعہ تو ان میں الجھ کر دیر تک چکراتی رہتی تھی۔

ارسلا (رقت آمیز لہجے میں) "ہاں میں بیٹھی ہوں۔ فرمایئے کیا حکم ہے؟"

گیسٹن فین (زور سے آنکھیں مل کر) "ہاں کچھ کام ہے"

لڑکی اپنی کرسی کو آگے گھسیٹ کر اس کے اور قریب ہو گئی۔

باپ (کچھ تامل کرکے) "نہیں ابھی نہیں۔ مگر میرے مرنے کے بعد؟"

یہ الفاظ لڑکی کو تشویش میں ڈال رہے ہیں۔ اور باپ کی موت کے بعد کا نظارہ اس کی آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اس باپ کے سوا نہ کوئی اس کا رشتہ دار ہے نہ کوئی اور عزیز۔ ماں شیر خوارگی کی حالت میں چھوڑ کر اس کو پہلے ہی مر چکی تھی۔ آٹھ نو سال کی ہوئی۔ تو بھائی داغ مفارقت دے گیا۔ پس گویا اکیلا والد ہی اس کا مربی و سرپرست تھا جس نے اس لڑکی کے نازک پاؤں کو زندگی کے ناہموار راستوں سے حتی الوسع دور رکھا۔ موت کا نام سننا تھا کہ ارسلا کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہوگئی۔ اور آئندہ زندگی بھیانک معلوم ہونے لگی۔ مگر سنبھل کر بولی:-

للہ آپ ایسی باتیں زبان پر لاکر میرا دل نہ دکھائیے۔ اب تو آپ نٹال میں تشریف لے آئے ہیں پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ جلد رو بصحت نہ ہو جائیں۔ جونز برگ کے ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ آپ کو تبدیلی آب و ہوا سے بیحد فائدہ ہوگا"

گیسٹن فین (نفرت آمیز تبسم سے) "مگر یہاں کا ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ اب تھوڑے دنوں کا جھگڑا باقی ہے۔ جسے میں خود بھی اچھی طرح جانتا ہوں۔ جونز برگ چھوڑنے کے وقت میرا بھی یہی خیال تھا۔ مگر انسان اپنی زندگی سے آخر تک نا امید نہیں ہوا کرتا۔ (زہر خندہ کرکے) خصوصاً جبکہ اس کا مقصد زندگی ابھی ادھورا ہی ہو۔ میں اپنے منصوبے کو خود انجام نہیں دے سکا۔ اس لئے تمہیں وصیت کئے جاتا ہوں۔ پیاری ارسلا! کیا تم اسے پورا کر سکو گی؟"

یہ سنتے ہی ارسلا پر غم و اندوہ کی گھٹا چھا گئی۔ دل میں طرح طرح کے خیالات کا ہجوم ہو گیا۔ دامن ضبط ہاتھ سے جاتا رہا۔ بے اختیار آنسوؤں کا تانتا بندھ گیا آخر اپنے ہوش و حواس کو جمع کرکے بولی

ارسلا (رک رک کر) "ہاں ۔۔۔۔۔۔۔ جہاں تک میرے امکان میں ہے میں کوشش کرنے کو تیار ہوں"

یہ سُن کر مہربان باپ نے تبسم کیا۔ مگر یہ تبسم ایسا تھا۔ جس میں حقیقی خوشی کا نام ونشان تک نہ تھا۔

گیسٹن فین (اپنی لڑکی کے خوبصورت مگر آزردہ چہرے کو بنظر غور دیکھکر) "مجھے تمہاری طاقتوں پر کامل بھروسہ ہے۔ مناسب ہے۔ کہ جونہی میری آنکھیں بند ہوں۔ تو تم اپنے فرض کی انجام دہی میں لگ جاؤ"

ارسلا (آخری الفاظ سے کانپ کر) "آپ مجھ سے کیا توقع رکھتے ہیں"

گیسٹن فین (اپنی تقریر کو زیادہ موثر بنانے کے لئے کہنی کے بل اُٹھکر) "میں چاہتا ہوں۔ کہ تم اپنے مظلوم بھائی کا بدلہ لو۔ یعنی انگلینڈ واپس جاؤ۔ اور جو جو سختیاں اسپر ہوئی ہیں۔ انکی تلافی کرو"

ارسلا نے حیرت آمیز نگاہوں سے باپ کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ کیونکہ اسے اپنے خاندان کی گذشتہ تاریخ کا کچھ علم نہ تھا۔ اور نہ اس کے باپ نے اپنے جنوبی افریقہ میں آباد ہونے سے پہلے کے واقعات اسے سُنائے تھے۔

گیسٹن فین (اپنی لڑکی کی حیرانی بھانپ کر) "تم مبہوت سی ہوگئی ہو۔ مگر۔ ایسا ہونا چاہئے تھا۔ اچھا اب میں تمہاری حیرانی دور کرتا ہوں۔ اور تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے بھائی کا نام لسٹرا فاروئل تھا۔ جو ایک پرلے درجے کے بدمعاش اور شہدے شخص کے ہتھے چڑھکر آخر اسی کا نشانہ بنا رہا۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کے قاتل کو جس طرح بن پڑے کیفر کردار کو پہنچاؤ۔ کیا تم نے لارڈ میلول کا نام سنا ہے؟"

ارسلا نے نفی میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ یورپ کی خبریں ایسے کالے کوسوں جہاں اس کا باپ جواہرات کی کانوں میں کام کیا کرتا تھا بہت کم پہنچتی تھیں

گیسٹن فین (وحشیانہ آواز میں جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ مرور زمانہ نے اس کے پرکینہ خیالات میں تاحال کوئی کمی نہیں کی) "تمہارا بھائی تم سے ۱۱ سال بڑا تھا۔ اور لارڈ میلول اس کا ہم عمر تھا۔ تقدیر نے دونوں کو ایک دوکان میں تجارتی

کاروبار سیکھنے کی غرض سے ایک جا کر دیا۔ میلبول اس وقت مسٹر ڈیونٹری کے نام سے مشہور تھا۔ کیونکہ اسے اسوقت تک خاندانی خطاب اور ورثہ نہ پہنچا تھا۔ مگر اس کے چند روز بعد ڈیونٹری اپنے چچا کے انتقال پر اتفاقاً ارل آف میلبول ہو گیا۔ اور ضلع سومرسیٹشایر میں ایک بہت بڑی جاگیر کا وارث قرار پایا۔"

یہ بیان کرنیکے بعد گیسٹن یک لخت رک گیا۔ اور ارسلا نے جھٹ برف کا پانی دیا۔ جب اس نے ایسی عجلت و خواہش سے نوش کیا۔ جیسے مریض تپ پیا کرتا ہے۔ جب ذرا تسکین ہوئی۔ تو دوبارہ سلسلہ کلام کو چھیڑا۔

گیسٹن فین (جس کی آنکھوں میں سابقہ جوش و خروش کی جھلک موجود تھی) "دونو لڑکوں نے جو اسوقت مشکل سے ۲۰ سالہ ہونگے۔ آپس میں نہایت گہری دوستی گانٹھ لی۔ کہیں جاتے تو اکٹھے جاتے۔ کہیں رہتے تو اکٹھے رہتے۔ حتیٰ کہ عاشق ہوئے۔ تو ایک ہی لڑکی پر جس کا نام سالو یڈور تھا۔ اور لطف یہ کہ وہ ان دونوں میں سے کسی کو پسند نہیں کرتی۔ یوں تو وہ بہت حسین تھی۔ مگر بڑی آسامی پر نظر رکھتی تھی۔ اس نے ان دونوں کو ایک احمقانہ رقابت کے جال میں گرفتار رکھا۔ کیونکہ ان کی بیجا نازبرداریاں اسے بہت پسند تھیں۔"

تھوڑے عرصے کے بعد ان کی دوستی میں فرق آنے لگا۔ ہر ایک لڑکا یہی خواہش رکھتا تھا۔ کہ اپنی معشوقہ کی خاطرداری میں دوسرے سے گوئے سبقت لے جاتے مگر ان کی آمدنی اتنی نہ تھی۔ کہ سالو یڈور کو تحفے تحائف دینے کے اخراجات پورے کرتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ اپنے حصول مدعا کے لئے قماربازی کی لت میں پڑ گئے۔ اور قرض سے سبکدوش ہونیکی بجائے پہلے سے زیادہ مشکلات میں پھنس گئے۔"

گیسٹن فین نے پھر ایک لمبا گہرا سانس لیا۔ قدیم رنجدہ حالات کا بیان کرنا گویا اس کی گھٹتی ہوئی طاقت پر بہت گراں تھا۔

ارسلا نے خوف زدہ ہو کر اس کے بیمار اور زرد چہرہ کو بغور دیکھا۔ اور پوچھنے لگی پھر کیا ہوا؟

گیسٹن فین (چمکتی ہوئی آنکھوں سے) "آہ پھر ایک جانکاہ واقعہ پیش آیا۔ جس سے دو گ

"تمہارے باپ کی وفات کے بعد میں جنوبی افریقہ میں ہجرت کر آیا۔ اور اپنا نام فاردیل کی جگہ گیسٹن فین رکھ لیا۔ اس حالت میں میری آمدنی ۵۰۰ پونڈ سالانہ تھی۔ مگر اب بفضل خدا ۵۰۰۰ پونڈ ہے۔ کیونکہ میں نے اپنے قلیل سرمایہ کو اس جگہ لگایا تھا جس سے بعد میں خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ اور اب وہ سرمایہ تم پر منتقل ہو کر اس ظلم و تعدی کا جو ہم پر روا رکھی گئی۔ انتقام لینے میں تمہارا ممد ہوگا۔"

ارسلا (رک رک کر) آپ ..... کا ...... ارشاد سر آنکھوں پر۔ مگر اتنا تو فرمایئے کہ یہ کام کس طریق پر انجام دیا جائے؟"

گیسٹن فین (ایک تہ شدہ کاغذ تکیے کے نیچے سے نکالکر) یہ چند ہدایات ہیں جنھیں میں نے قلمبند کر دیا ہے۔ مثلاً میری وفات کے بعد پیرس چلی جاؤ۔ اور اپنی قدیم ماما مارتھا کو ہمراہ رکھو۔ پہلے اپنی تعلیم کو مکمل کرو۔ بعد ازاں موسیقی میں مہارت پیدا کرو۔ پھر انگلینڈ پہنچکر لارڈ میلول کے قلعے کے قرب و جوار میں کسی معمولی مکان میں رہو۔ اور ایسی سادگی سے اوقات بسری کرو۔ کہ جس میں ٹیپ ٹاپ اور نمائش کو دخل نہ ہو۔ اس بات کا ہرگز پتہ نہ لگنے دو۔ کہ تم مالدار ہو۔ کیونکہ جب اس کے اخفا کی ضرورت نہ رہے گی۔ تو فریق مخالف اسے معلوم کر کے اور بھی کڑھے گا۔ اور تمہارے لئے انتقام کو اور بھی مزیدار بنا دے گا۔ وہاں کی بود و باش سے لارڈ میلول کو اپنی طرف مائل کرو۔ اور اس کے دل پر کسی نہ کسی طرح اتنا قابو پاؤ۔ کہ تمہارے بغیر جینے سے بیزار ہو جائے۔ اپنے خیال میں تمھیں کو اپنا منظور نظر اور اپنی خوشی کا مرکز سمجھے۔ پس جب یہانتک نوبت پہنچے۔ تو ایسے ڈورے ڈالو۔ کہ وہ اپنے راز تمہارے سامنے کھولدے اور خود اپنے منہ سے گذشتہ کرتوتوں یا سیہ کاریوں کا اشارتاً ذکر کر دے"۔

یہ باتیں ارسلا کو نہایت ناگوار گذریں۔ اور اس نے جھینپ کر منہ ڈھانپ لیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ملایم آواز سے پوچھنے لگی۔ "پھر کیا کیا جاوے؟"

گیسٹن فین "اسوقت تم اپنی حقیقت اس پر کھولدو۔ اور اس کے اظہار محبت

کے جواب میں ایسا خشک جواب دو۔ کہ اپنا سا منہ لیکر رہ جاوے۔ ساتھ ہی کہدو
کہ تم گیسٹن فاربل کی بیٹی ہو اور اپنے مقتول بھائی کا انتقام لینے آئی ہو۔ اور ہاں۔۔
۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے بعد مریض کی آواز رک گئی۔ سر تکیہ پر جا پڑا۔ اور تھوڑی دیر کے لیئے
سناٹا چھا گیا۔ جسے ایک گرجا کے گھنٹے نے توڑا۔ اور گیسٹن چونک کر آہستہ سے
پوچھنے لگا "ایں یہ گھنٹے کیوں بج رہے ہیں؟"

ارسلا۔ (فق شدہ رنگت سے) "میں خیال کرتی ہوں یہ نماز کے لئے بجائے جا رہے
ہیں۔ آپ کو یاد نہیں آج کرسمس کی شام ہے"!

ان الفاظ نے گیسٹن فلین میں تازہ روح پھونکدی۔ اور چراغ سحری کی مانند
پھر اس کی آنکھیں پرانے جوش سے ٹمٹمانے لگیں۔

گیسٹن فلین (ذرا گھبراہٹ سے) دوسرے سال تم اور ہی طرح کا کرسمس مناؤگی۔
یہاں کے گرم و خشک میدانوں کی بجائے برف اور یخ کا سرد منظر تمہارے سامنے ہوگا
تم اپنے وطن مالوف میں بیٹھی ہوگی جہاں میں اپنی زندگی کے آخری دن گذارنیکی تمنا
رکھتا تھا۔ تمہارا منصوبہ پورا ہونے کو ہوگا۔ اور انتقام کا وقت بھی چنداں دور
نہ ہوگا۔ اس سے بڑھکر کوئی موقعہ تمھیں اپنا آخری وار کرنیکو نہیں ملے گا۔ پس تم
میرا پیغام لارڈ میلبول تک پہنچانے میں کوتاہی نہ کرنا۔ اور صاف صاف کہدینا۔
کہ تم محبت کی غرض سے نہیں بلکہ انتقام کی غرض سے آئی ہو۔ مگر ہاں خوب یاد
رکھو۔ کہ ایسے نازک موقع پر کہیں لغزش نہ کھا جانا۔ ہرگز ہرگز بزدلی نہ دکھانا۔ نہ رحم
کو کام میں لانا۔ بغیر ہچکچائے پورا پورا وار کرنا۔ اور اپنے انتقام کی تلوار جسقدر بھی
گہری لگے لگانا"!

ان خوفناک منصوبوں سے ارسلا کی روح کانپ اٹھی۔ ادھر خرانٹ گیسٹن فلین
نے اس کے چہرے سے فکر کے آثار بھانپ کر ایک آخری کوشش کی اور تکیوں
کے سہارے بیٹھکر بیٹی کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

گیسٹن فین "بیٹی قسم کھاؤ۔ کہ تم میری وصیت پر عمل کرو گی۔ اور ہم پر جو ظلم ہو چکے ہیں۔ انکا پورا پورا بدلہ لو گی۔ ہاں ہاں اقرار کرو۔ پیشتر اس کے کہ میں داعی اجل کو لبیک کہوں"

(دلین ارسلا کا ہاتھ تھام کر کہہ رہا ہے۔ کہ "قسم کھاؤ تم میرے کہنے پر عمل کرو گی")

ارسلا پہلے تو بہت ہچکچائی۔ مگر اپنے بوڑھے باپ کے سنجیدہ و رنجیدہ چہرے سے مرعوب ہو کر مخالفت کی تاب نہ لائی۔ آخر جی کڑا کر کے دبی آواز سے کہنے لگی۔

"میں قسمیہ عرض کرتی ہوں۔ کہ آپ کی وصیت پر پورا عمل کرونگی۔ اور ایک ایک لفظ کی تعمیل کرونگی"

گیسٹن فین نے جونہی یہ اقرار سنا۔ ایک سرد آہ کھینچتا ہوا بہ قلب مطمئن پھر نہ اُٹھنے کے لئے لیٹ گیا۔ اول اول کچھ دیر تک تو لڑائی اور انتقام کے الفاظ اسکی زبان پر جاری رہے۔ مگر بالآخر ایسی گہری نیند سو گیا۔ کہ جس میں بیداری اور دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

باب دوم

ملاقات

بہر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ
کس بلا کا ہے کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے

"اماں میری رائے میں آپ کو اس سے ملنا چاہیئے؟"

"ہاں فیلکس میں تم سے متفق ہوں۔ کیونکہ مس فیلین ہماری کرایہ دار ہے ہمارے شایان شان یہی ہے۔ مگر اس نوجوان لڑکی کا ایک اجنبی جگہ پر آن کر رہنا خالی از تعجب نہیں۔ اول تو جو بنگلہ اس نے کرایہ پر لیا ہے نہایت مختصر ہے۔ دوسرے خادمہ بھی ایک ہی ہے۔ علاوہ بریں اسکے خاندان کا کسی کو علم نہیں۔ کون جانتا ہے۔ کہ وہ کسی شریف اور اونچے گھرانے کی ہے بھی یا نہیں"

فیلکس (لارڈ سیلوول اپنا سر نفی میں ہلاتے اور مسکراتے ہوئے) کیا ایسا خیال کرنا ناانصافی نہ ہوگا۔ ممکن ہے وہ بیچاری قلت آمدنی کی وجہ سے یہاں چلی آئی ہو۔

کہ غریب نہ گذر کر سکے۔ ایسی حالت میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ محض غربت کی وجہ سے کسی کی نسبت کوئی بُری رائے قایم کرے"

مسنز ڈیونٹری (والدہ لارڈ میلول) "ہاں بیشک! جہاں میں نے یہ سنا ہے۔ کہ وہ بہت غریب ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بہت حسین ہے۔ اور میں (رُک رُک کر) ڈر۔ ڈرتی ہوں کہ شاید تمھیں یا مرٹن کو کہیں اپنے دام محبت میں نہ پھنسا لے"

ایک آواز (ساتھ کے کمرے سے) "ہیں ہیں! میرا کیا ذکر خیر ہو رہا ہے؟"

صاحب آواز (جو لارڈ میلول کا چھوٹا بھائی تھا۔ کمرے میں آکر) "اماں کیا بات ہے آپ تو ایسی ملول خاطر معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے خدانخواستہ کوئی غمگین واقعہ پیش آگیا ہے"

فیلکس (ہنستے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں) "بھئی مرٹن والدہ کو ڈر ہے۔ کہ کہیں ڈیپ ڈین والی کرایہ دار پری تمھیں یا مجھے نہ لے اُڑے۔ یہی خیال انھیں ستا رہا ہے۔ کیونکہ نووارد مس کی جوانی و خوبصورتی کا شہرہ قرب و جوار میں پھیل گیا ہے"

مرٹن (کندھے ہلا کر) "اونہہ۔ کچھ مضایقہ نہیں۔ ہمیں تو اپنے کرایہ سے مطلب ہے ہمارا کارندہ کہتا تھا۔ کہ اس نے سال بھر کا کرایہ پیشگی ادا کر دیا ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ایسے بھلے مانس کرایہ داروں کو تنگی کے وقت میں جواب دینا مروت سے بعید ہے"

لارڈ میلول (آہ بھر کر) "ہاں! ہاں! درست ہے (ماں کی طرف متوجہ ہو کر) آپ کو میری اور مرٹن کی طرف سے مطمئن رہنا چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ تنگدستی شادی کے خیال کو ہمارے پاس تک نہیں پھٹکنے دیتی۔ اور اگر چندے یہی حال رہا۔ تو آپ ہمیں کسی کارخانے میں کام کرتے ہوئے دیکھیں گی۔ نہ کہ گرجا میں شادی کرتے ہوئے"

مسنز ڈیونسٹری (سرد آہ کھینچکر۔ کیونکہ اس کا بیٹا ایک مرہونہ جاگیر کا وارث ہوا تھا جسکی نصف آمدنی سود کی نذر ہو جاتی تھی) "کیا گبورسن نے کوئی تازہ تقاضا کیا ہے؟"

لارڈ میلول (میز پر ایک رقعہ پھینک کر) "جی ہاں۔ یہ لیجیئے ایک نیا شگوفہ

کھلا ہے۔ بیورسن ایک جابر سود خوار کی طرح روز بروز پاؤں پسارتا جاتا ہے۔ اسنے لکھ بھیجا ہے۔ کہ وہ جائداد مرہونہ پر بہت روپیہ دے چکا ہے۔ اور اگر نصف زر رہن کرسمس تک ادا نہ کیا گیا۔ تو وہ بیچ قطعی بیچ لے گا۔ کمبخت نے میعاد بھی دی تو کتنے تنگ وقت کی۔"

مسز ڈیونٹری (حیرت زدہ ہوکر) "کیا وہ سچ مچ ایسا کرنیکو کہتا ہے۔ نہیں میری رائے میں تو وہ ایسا سلوک ہرگز نہ کرے گا۔ مگر تین ماہ کے اندر روپیہ کا انتظام ہوجانا تقریباً ناممکن سا ہے۔ پھر روپیہ بھی تھوڑا نہیں بلکہ......."

مرٹن (بات کاٹ کر ناگوار صاف گوئی کے لہجے میں) "دو لاکھ پونڈ۔ اُف قرضے کا اتنا بڑا ترکہ ہے۔ جو سابقہ مالک اپنے جانشین کے لئے چھوڑ مرا۔"

مسز ڈیونٹری (ہاتھوں سے اپنا مُنہ چھپاکر) "بیٹا اب تم کیا کرو گے؟"

لارڈ میلول (ہراساں ہوکر) "میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ناکافی آمدنی کا ناگوار نتیجہ ہمیں بھگتنا پڑیگا۔ اور بیورسن کے منصوبے قلعہ کی ملکیت کے متعلق جو وہ عرصہ سے گانٹھ رہا ہے پورے ہوجائیں گے۔ اُس نے پارک کے متصل سرخ رنگ کا تفریحی بنگلہ بنوایا ہے۔ کہ اپنے مقبوضات آیندہ کی نگرانی کرسکے۔ اگر اس کمبخت کی امیدیں برآئیں تو ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں۔ میں پچھلے دنوں ارادہ کر رہا تھا۔ کہ قلعہ کے لئے تمام اسباب آرائشی و فرنیچر بیش بہا منگواؤں اور پرانی چھت گیریوں کو سنہری لکڑی اور شیشوں سے بدل دوں......"

مسز ڈیونٹری (بات کاٹ کر) "ابھی اس خیالی پلاؤ کو ترک کرو۔ جب قرض سے فراغت پاؤ گے دیکھا جائے گا۔ خدا مسبب الاسباب ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی سبب پیدا کردے گا۔ کہ اس بار سے سبکدوش ہوسکیں۔ اور جائداد بچ جائے۔ اور ہاں آج تم ڈیپ ڈین چلنے کو کہہ رہے تھے۔ میرے خیال میں آج اُدھر ہی دن گذاریں۔ تاکہ کسی طرح ان الم ناک خبروں کا بوجھ تو ہلکا ہو۔"

میلول (رقعہ کو مروڑ کر اور ڈیسک کی دراز میں رکھ کر) "ہاں! ہاں!! مجھے

کارندے سے بھی ڈوہ ہوس میں ملتا ہے اور دیکھنا ہے۔ کہ اس مکان میں کیا کیا مرمت ہونیوالی ہے۔ ہم راستے میں ڈیپ ڈین بھی اُتر پڑیں گے۔ شاید مس فین گھر پر ہی ملجائے"

مرٹن (اپنی ماں کو جاتا ہوا دیکھکر مذاق سے) "مس فین تو آپ کی ملاقات کو اپنے لئے بڑا باعث عزت وافتخار سمجھے گی۔ اور مجھ سے پوچھو۔ تو میں خوش ہوں کہ آخر ڈیپ ڈین آباد ہو گیا جس سے پارک کا شمالی گوشہ ذرا بارونق ہو جائیگا"

میلول "دیکھو سامنے سے والدہ آرہی ہیں۔ ایسی باتیں نہ کیا کرو"

اتنے میں مسز ڈیونٹری آگئی اور یہ دونو خاموش ہو گئے۔ گاڑی منگوائی گئی۔ جو چند منٹ میں آگئی۔ اور میلول اور اس کی والدہ اس میں سوار ہو گئے۔

مرٹن (اپنی ماں کو گاڑی میں سوار کراتے وقت دبی آواز سے) "آپ فیلکس کا خیال رکھئے۔ کیونکہ انھیں جوش جوانی چڑھا ہوا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں مس فین کے سامنے جاکر یہ کہدیں کہ ع

دل چکنی مٹی دیکھکے جھٹ پٹ پھسلگیا

میری رائے میں فیلکس کو بطور پیش بندی یہ جتلا دینا چاہئے۔ کہ اس کے لئے وہی بیوی مناسب ہوگی۔ جو پچاس ہزار سالانہ کی آمدنی رکھتی ہو"

مسز ڈیونٹری نے مرٹن کے اشارے کو یونہی ٹالدیا۔ گاڑی روانہ ہوئی۔ وہ دونو راستہ کی فضا دیکھتے بھالتے۔ سرد خوشگوار اور تازہ ہوا کے لطف لیتے کچھ دیر بعد ڈیپ ڈین کے قریب پہنچ گئے۔ جسوقت تک ڈیپ ڈین نہ آیا تھا۔ اسوقت تک یہ دونوں دوسرے خیالات میں مستغرق تھے۔ مگر اب ڈیپ ڈین نے ان کے خیالات کو اپنی طرف رجوع کر لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک پر جاکر گاڑی رکی۔ اور ایک معمر اور سلیقہ دار خادمہ نے اندر سے آکر گاڑی کا دروازہ کھولا مس فین کو دریافت کرنے پر اس نے بتلایا۔ کہ وہ گھر پہ موجود ہے۔ یہ سنتے ہی مسز ڈیونٹری کا ماتھا ٹھنکا۔ اور جب اسے نشست کے کمرے میں جہاں ارسلا

بیٹھی ہوئی تختی لایا گیا۔ تو اس کے وسوسوں کو کچھ کچھ تقویت ہو گئی۔ مسز ڈیونٹری نے سمجھا تھا۔ کہ مس فین بھی اسی نمونے کی لڑکی ہو گی۔ جیسا کہ دیہات میں عموماً نظر آتی ہیں۔ اِلّا یہ دیکھ کر کہ ایک شاہانہ انداز کی نوجوان اور نازنین ملکہ۔ اپنی طبعی خودداری اور دلفریبی کیساتھ انکی تعظیم میں سروقد کھڑی ہو گئی ہے۔ تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اور فوری دیر کے لئے اس کے رعب حسن میں آکر بھونچکی سی ہو گئی مسز ڈیونٹری (گھبرائی ہوئی آواز میں)" ہم۔ ہم نے یہاں آنا اور یہ دریافت کرنا ضروری سمجھا۔ کہ آپ آرام سے تو ہیں۔ اور کسی قسم کی تکلیف تو محسوس نہیں کرتیں۔ کیونکہ یہ بنگلہ عرصہ تک خالی پڑا رہنے کی وجہ سے بہت کچھ مرمت طلب ہو رہا تھا۔ ہاں مس فین میں اپنے لڑکے اور صاحب مکان یعنی لارڈ میلول سے آپ کو معرف کراتی ہوں"

لارڈ میلول کا نام سنکر ارسلا کے کان کھڑے ہو گئے۔ اور چہرے پر سرخی کے آثار نمودار ہو گئے۔ مسز ڈیونٹری دل میں بہت متعجب ہوئی۔ کہ کونسی بات نے یہ فوری نتیجہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اس کی بادامی آنکھوں کو چمکا دیا ہے +

ارسلا (نرم اور دھیمی آواز میں)" یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے۔ اور اگر بنگلہ کی نسبت پوچھیں تو یہ بھی میری توقع سے بڑھکر ہے"

مسز ڈیونٹری کی متحیر نگاہیں گاہے مکان کے فرش فروش اور سلیقے سے سجے ہوئے سامان پر پڑتی تھیں۔ گاہے اس کے خوبصورت مکین پر ٹھیر کر افسوس دلاتی تھیں۔ کہ تقدیر نے ایک عالیشان محل کی بجائے اسے ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے میں لا بٹھایا۔ ادہر لارڈ خاموشی کی مجسم تصویر بن کر اس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ کہ کیا ایسی من موہنی صورت اور دلربا صورت کہیں پہلے بھی نظر پڑی ہے؟ مسز ڈیونٹری (ارسلا کے اساٹے پر نظر ڈالکر جو علاوہ اپنی سادگی کے جسم کا سڈول پن ظاہر کر رہا تھا)" آپ کو اس دور افتادہ جگہ میں رہنا کیوں خوش آیا حالانکہ لنڈن جیسا شہر آپ جیسی بامذاق اور نوجوان لڑکی کے لئے ہر طرح

موزوں تھا"

ارسلا: "میرے والدین اسی علاقے کے باشندے تھے۔ اور والد مرحوم نے خصوصیت سے وصیت کی تھی۔ کہ میں اپنے جدّی وطن میں سکونت اختیار کر دوں۔ پھر میرا کوئی عزیز یا رشتہ دار نہیں جس کی وجہ سے مجھے کسی خاص جگہ کا پابند ہونا پڑے"

ان الفاظ کو سنکر ارسلا کی تنہائی اور بے کسی پر مسز ڈیونٹری کا جی بھر آیا۔ اور شفقت آمیز لہجے میں کہنے لگی۔

" اگر آپ گاہے گاہے قلعہ میں آیا کریں۔ تو ہمارے بچے ہر طرح آپ کا دل بہلانے کو تیار ہونگے۔ خصوصاً ایک لڑکی آپ کی ہمعمر ہے۔ وہ تو آپ کو اپنی سہیلی بنائے بغیر نہیں رہیگی۔ نیز جاڑے کے موسم میں بہت سے دل بہلاؤ کے سامان ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ہرنوں کا شکار۔ باکرسمس کے موقعہ پر شکاری ناچ ....

لارڈ میلول (بات کاٹ کر) "اور اگر موسم موافق ہو۔ تو برف پر دوڑنے کے لئے پارک والی منجمد جھیل کام دیجاتی ہے۔ اور اس کے عقب میں برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی بھی ہے۔ جو برف گاڑی لڑھکانے کے لئے مستعمل ہوسکتی ہے"

ارسلا نے پہلی مرتبہ لارڈ میلول کو نظر بھر کر دیکھا۔ چار آنکھیں ہوتے ہی محبت کی برچھی سینے کے پار ہوگئی۔ اور وہ اس شش و پنج میں پڑ گئی۔ کہ اتنا عالی ہمت۔ سمجھدار آدمی ہورے چکلے چہرہ والا غیر مکدر و راست باز آنکھوں والا شخص کبھی ایسے کمینے جرائم کا مرتکب ہوسکتا ہے۔ جن کا اس کے باپ نے مرتے دم ذکر کیا تھا؟ کیا اس صاف باطنی و نیک طینتی کی آڑ میں کوئی ایسی سیہ کاری بھی چھپ سکتی ہے۔ جس کا اسے الزام دیا جاتا ہے۔ الغرض لارڈ میلول کی خیالی اور موجودہ تصویر کے موازنے میں اسے زمین آسمان کا فرق نظر آیا جس سے وہ بہت چکرائی۔ آخر جواس درست کر کے بولی۔

ارسلا: سنا ہے یہاں جاڑے میں سخت سردی پڑتی ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔

(مسز ڈیونٹری کی طرف متوجہ ہو کر) شاید آپ کو معلوم نہیں۔ میں نے اس سے پیشتر انگلینڈ

کا کرسمس نہیں دیکھا۔ یہاں کی دھوم دھام دیکھنے اور آگ کے جنگی الاؤ دیکھنے کو میرا جی بہت چاہتا ہے۔ تمام میدان جنگل درخت در و دیوار کو سفید براق بنا ہوا دیکھنا عجب روپہلی منظر ہوگا۔ اور سخت سردہوا بھی خوب لطف دیگی۔ ماسوائے ان کے فضا میں برف کے قمقموں کا بھی درختوں سے لٹکنا اور سورج کی کرنوں میں اپنی بوقلمونیاں دکھانا نہ بھولنے والا سین ہوگا"۔

مسنر ڈیونٹری نے زہر خندہ کیا۔ کیونکہ اسے لیورسن کا تازہ ترین خط یاد آگیا۔ اور ۲۵ دسمبر والا ناگوار نظارہ جو قسمت میں لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

مسنر ڈیونٹری (غمزدہ لہجے میں) "محض بڑے بڑے الاؤ جلانے یا برف و یخ کے دلکش نظارے دیکھنے کو کرسمس نہیں کہتے۔ اس کا اصل مفہوم کچھ اور ہی ہے۔ جو دنیاوی کاروبار اور کثرت مشاغل میں بھلا دیا جاتا ہے"۔

ارسلا (لارڈ میلول کو دوبارہ دیکھکر) "تو کیا کرسمس کے معنی تلافی مافات کے نہیں ہیں؟"

مسنر ڈیونٹری (جانے کے لئے کھڑی ہو کر) "نہیں نہیں۔ کرسمس ان سب سے جداگانہ ہے۔ خیر جو کچھ بھی ہو ہم آپ کو یہاں کا کرسمس دکھانیکے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہاں ایک روز تشریف لاکر قلعہ تو دیکھیں۔ اور اگر ملاقات کے لئے کوئی وقت مقرر کرلیں تو یہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ ہم اسوقت گھر پر رہنے کی کوشش کریں گے۔ اور آپ کو بے نیل مرام واپس آنا نہیں پڑے گا۔ کیا آیندہ جمعرات مناسب ہوگی؟"

ارسلا (ذرا تامل کرکے) "کیوں نہیں میں آپ کی بیحد مشکور ہوں گی۔ بشرطیکہ اس روز بوندا باندی نہ ہو رہی ہو۔ کیونکہ میرے پاس کوئی بند گاڑی وغیرہ نہیں ہے"۔

مسنر ڈیونٹری (ارسلا سے رخصت ہو آنیکے بعد اپنے لڑکے سے مخاطب ہوکر) "جہانتک میرا خیال ہے اسمیں گاڑی رکھنے کی استطاعت نہیں ہے۔ مس فین گو بیچاری غریب معلوم ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی پرلے درجے کی شریف اور سلیقہ دار

ہے۔ تعجب نہیں کہ اس نے اچھی تعلیم پائی ہو۔ فیلکس تمہارا کیا خیال ہے؟ آیا وہ حسین ہے یا نہیں؟"

میلول تھوڑی دیر تک گھوڑی کی گردن پر نظر جمائے رہا۔ جو ڈوبہ ہوس کی جاب سرعت سے لپکی جارہی تھی۔ پھر کہنے لگا۔

"میرے خیال میں تو یہ لفظ اس کے لئے ناکافی ہے۔ سچ پوچھئے تو اس سے پیارا اور دلربا چہرہ کہیں دیکھنے میں نہیں آیا ؎

تصویر اسکی کھینچے مصور یہ کیا مجال
دست قضا تو دوسرا ایسا بنا سکے"

مسز ڈیونٹری نے کن انکھیوں سے اُسے دیکھا۔ اور اس سے اس کے سابقہ شبہات زیادہ مضبوطی کیساتھ عود کر آئے۔

مسز ڈیونٹری (حیرت زدہ آواز میں) "مس فین کی جائداد صرف گھر کے اثاثے تک محدود معلوم ہوتی ہے۔ میں ضرور کوشش کروں گی۔ کہ اُسے کوئی مالدار شوہر نصیب ہو۔ کیونکہ ایسا حُسن دولت سے گھراہوا اچھا لگتا ہے۔ این فیلکس بیگناہ گھوڑی پر کیوں چابک بگھار رہے ہو۔ دیکھو وہ بیچاری کیسی ہوا سے باتیں کر رہی ہے!"

میلول نے کچھ جواب نہ دیا۔ بلکہ ایک بار باگوں کو تھام کر کھینچا۔ اور پھر خاموش ہو رہا

مسز ڈیونٹری (چند منٹوں کی خاموشی کے بعد) "وہ دیکھو مسٹر لیورسن کا موٹر آتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ سامنے کی نشست پر وہ خود اور اس کی ہمشیرہ ہے۔ پیچھے شاید مس سالویڈور بیٹھی ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ اس علاقے میں یہ کیوں اتنی زیادہ آمد و رفت رکھتی ہے۔ حالانکہ جب کبھی زبانی ذکر آیا تو اس نے یہی کہا۔ کہ بس اب یہاں رہنے سے اُکتا گئی ہے۔"

میلول "سالویڈور کسی غرض کو مد نظر رکھے بغیر کوئی کام نہیں کرتی۔ لیورسن کے ہاں ٹھیرنے میں کچھ نہ کچھ مصلحت اور خاص مطلب ضرور ہوگا۔"

اتنے میں لیورسن کا موٹر پاس سے ہوکر نکلا۔ اور لارڈ میلول نے بادلِ ناخواستہ اپنی ٹوپی تعظیماً اٹھادی۔

مسز ڈیونٹری "ایں یہ سب ادھر کہاں جارہے ہیں! یہ راستہ تو ڈیپ ڈین کو جاتا ہے۔ اوہو! فیلکس! یہ بھی مس فین کی ملاقات کے مشتاق ہونگے"

میلول (بناوٹی تبسم سے) "ہاں کیوں نہیں۔ ہر شخص اپنی طبیعت کو خوش کرنیکا مجاز ہے۔ مس فین ہماری کرایہ دار ہے۔ ہم اسے اپنے مکان کی شکست و ریخت سے منع کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس کے ملاقاتیوں کی بندش نہیں کرسکتے"

تھوڑی دیر بعد ڈورہوس کی عمارت جو ایک دلدل کے کنارے ذرا نشیب میں واقع تھی سامنے نمودار ہوئی۔

میلول (گاڑی سے اتر کر) "آؤ اماں چلکر مکان کو دیکھ بھال لو۔ کہ کیا حال ہے۔ کیونکہ اگر یہ کرسمس تک خالی پڑا رہا۔ اور لیوسن کا سخت مطالبہ ادا نہ ہوسکا۔ تو ہم سب کو یہیں آنکر رہنا ہوگا"

مسز ڈیونٹری (افسردہ دلی سے) "آہ۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اب کے کرسمس ایسا ہی منحوس ہوگا۔ اور ہم محروم الارثوں کی طرح قلعے کے باہر اپنی زندگی کے دن پورے کریں گے"

مسز ڈیونٹری یہ کہکر اور ایک ٹھنڈا حسرت بھرا سانس لیکر خاموش ہوگئی۔ مگر لارڈ میلول کی حالت اسوقت ناقابل بیان تھی وہ سخت متفکر و ملول ہے اور اس بات سے زیادہ حیران۔ کہ اس وقت اسے غیر معمولی رنج بلا سبب کیوں پہنچ رہا ہے۔ اس رنج کی اسے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ دل خود بخود بیٹھا جاتا ہے۔ طبیعت کا سکون و اطمینان مفقود۔ بیچینی کی ترقی۔ ہرچند طبیعت کو سنبھالتا ہے۔ مگر وہ سنبھالے نہیں سنبھلتی۔ مسز ڈیونٹری اسے زیادہ متفکر اور خاموش دیکھکر پوچھنے لگی کیا ہوا۔ تمہاری حالت کیوں بدل گئی۔ گر اس نے صرف دبی زبان سے اتنا کہا۔ کچھ نہیں۔ تم فکر نہ کرو"

باب سوم

ملاقات بازدید

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

ارسلا اپنے دوسرے ملاقاتیوں کو دیکھکر ذرا متعجب ہوئی۔ مسٹر لموڈ مس لیورسن کے نام اس کے نزدیک اجنبی تھے۔ مگر مس سالویڈور کا نام خدا جانے کیوں آشنا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اسوقت باوجود کوشش کے ٹھیک طور پہ یاد نہ آسکا +

مسٹر لیورسن (مصافحہ کرکے چرب زبانی سے) "ہم اس خیال سے کہ آپ ایک نئی جگہ پرآن کر رہی ہیں۔ اور اکیلی ہونگی۔ یہاں چلے آئے ہیں۔ کہ ادھر اُدھر کی گپ شپ سے آپ کا دل بہلائیں"

ارسلا نے ان کی تکلیف فرمائی کا سرجھکا کر شکریہ ادا کیا۔ اور اگرچہ اس قسم کے اشخاص سے اس کا بارہا سابقہ پڑا تھا۔ تاہم مسٹر لیورسن کی موجودگی مع ان کی بلند آوازی کے پہلے ملاقاتیوں کے مقابلے میں خوشگوار معلوم نہ ہوئی

ارسلا۔ "یہ آپ کی عین عنایت ہے۔ لارڈ میلویل اور اسکی والدہ بھی ابھی یہاں سے گئے ہیں"

مس سالویڈور (قطع کلام کرکے) بیشک ہم نے انھیں راستے میں دیکھا تھا۔ مگر یہ نہ معلوم تھا۔ کہ وہ یہاں ہوکر گئے ہیں۔ مگر مسز ڈیوسٹری تو علیحدگی پسند ہے۔ اور نوواردوں سے کم ملتی ہے"

ارسلا نے کسیقدر حقارت آمیز نگاہ سے مس سالویڈور کو دیکھا۔ سالویڈور گو کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگی۔ مگر اب تو اس کی آنکھوں کے گرد حلقے نمایاں تھے۔ اور مزاج کی درشتی و بے چینی نے چہرے کو ایک حد تک بدنما بنا دیا تھا۔

ارسلا مسز ڈیونٹری کی طرف سے جوابدہی کرتے ہوئے "مجھے تو مسز ڈیونٹری بہت ملنسار معلوم ہوتی ہیں۔ اور اگلی جمعرات کو مجھے اپنے ہاں مدعو کر گئی ہیں۔ اب آپ ہی خیال فرمائیے۔ کہ اس سے روکھے پن کی کون سی بات ٹپکتی ہے"۔

مس سالوپڈور (الفاظ کو دہراتے ہوئے) "آیندہ جمعرات۔ اوہو تب تو انھوں نے غیر معمولی توجہ فرمائی۔ میں ان کی قدیم واقف ہوں"۔

مسٹر لیورسن (بات کاٹ کر مسکراتے ہوئے) علیٰ ہذا میں بھی اسوقت سے واقف ہوں جبوقت موجودہ جائداد ان کے ہاتھ نہیں لگی تھی۔ اور وہ اس قابل نہیں ہوئے تھے۔ کہ خواہ مخواہ اکڑ جائیں۔ اور بھلے مانسوں کو حقارت کی نظر سے دیکھیں"۔

قہ! قہ! قہ!

ارسلا ان کی ہنسی میں شامل نہ ہوئی۔ بلکہ دل میں تعجب کرنے لگی۔ کہ لارڈ میلول کی توہین سنکر اسے خوشی کیوں نہیں ہوتی!

ارسلا (سلسلہ کلام کو بدل کر) "میں خیال کرتی ہوں کہ قلعہ بہت خوبصورت ہوگا"۔

مس سالوپڈور "ہاں ہاں ایسا ہی ہے۔ مجھے بارہا وہاں ٹھیرنے کا اتفاق ہوا ہے"۔ (ارسلا کو کن انکھیوں سے دیکھکر) کیونکہ لارڈ میلول میرا خاص دوست ہے۔ ہم دونوں نے وہاں کا ایک ایک گوشہ دیکھا ہے۔ ہشت پہلو کمرے میں جتنا سامان آرایشی ہے وہ بھی میرا تجویز کردہ ہے۔ جس کی نسبت لارڈ میلول نے اکثر کہا ہے۔ کہ وہ اس کی آیندہ بیوی کے لئے خاص کمرہ ہوگا"۔

ان الفاظ نے ارسلا کی آنکھیں فورا کھول دیں۔ کیونکہ اس کے منصوبوں میں روڑا اٹکاتے ہوئے معلوم ہوئے۔

مسٹر لیورسن (یہ محسوس کرکے کہ اسے گفتگو میں کم حصہ ملا ہے) "مس فین میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ آپ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں گی۔ میرا مکان قلعہ سے چنداں دور نہیں (قدرے تامل کے بعد اپنی بہن سے مخاطب ہو کر) کیا تم ان کی خاطر ایک مختصر ڈنر پارٹی کا انتظام نہ کرسکو گی؟"

مس لیورسن اس کے جواب میں لب کشائی کرنے کو تھی۔ کہ ارسلا جھٹ بول اٹھی "میں اس دعوت کے لئے آپ کی بیحد مشکور ہوں۔ مگر شاید آپ کو معلوم نہیں۔ کہ میں ان دنوں ماتم میں ہوں۔ اور کرسمس سے پہلے ایسی تفریحوں میں شامل نہیں ہو سکتی"۔
مسٹر لیورسن (اپنی چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں سے دیکھکر) خیر کچھ مضایقہ نہیں۔ کرسمس کے بعد ہی سہی۔ مگر گاہے گاہے قدم رنجہ فرما کر ایک آدھ پیالی چاے کا تو چنداں مضایقہ نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں کبھی سیر کو جی چاہے تو موٹر موجود ہے"۔
ارسلا ناگوار خاطرداری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے) بہت خوب! کبھی کبھی شہر ہانٹن جانے کے لئے آپ کو زحمت دیا کروں گی"۔

مسٹر لیورسن حسن اخلاق سے ہنسا۔ اور اپنے دل میں یہ خیال کر کے پھولا نہ سمایا۔ کہ ارسلا کی محبت سے اسکی ٹوپی میں ایک سرخاب کا پر لگ جائے گا۔ اور اب جیسا کہ اسکی موجودگی کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ایک حسین لڑکی کے ساتھ رکھنے سے ویسا ہی انگشت نما ہو جائے گا۔
مسٹر لیورسن (رخصت کا ارادہ کر کے) "تو لیجئے۔ یہ وعدہ پختہ رہا۔ میں انشاءاللہ عنقریب حاضر ہونگا۔ اور آپ کو ادہر اُدہر کی سیر کرالاؤنگا"۔
مس سالویڈور (خدا حافظ کہکر) "میں امید کرتی ہوں کہ آپ کی ملاقات پھر بھی نصیب ہوگی۔ فی الحال میں مسٹر لیورسن کے مکان پر ٹھیری ہوئی ہوں۔ اور شاید اختتام کرسمس تک وہیں رہوں۔ خدا نے چاہا تو قلعہ میں آپ سے ملوں گی"۔

باری باری ہاتھ ملا کر یہ لوگ رخصت ہوئے۔ ان کے چلے جانے پر ارسلا ایک اودھیڑ بن میں لگ گئی مسٹر لیورسن اور اس کی مہمان سے تو اوّل ہی سے متنفر ہو گئی۔ مگر ساتھ ہی اپنے منصوبوں کی تکمیل سے ایک گونہ مایوس ہو کر دل میں کہنے لگی۔ کہ مس سالویڈور کی گفتگو اس پر شاہد ہے۔ کہ وہ لارڈ میلول سے گہرے تعلقات رکھتی ہے۔ اور ایسی حالت میں اس کا بجائے قلعہ کے مسٹر لیورسن کے ہاں ٹھہرنا چہ معنی دارد؟ ہو نہ ہو دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

غرضکہ ارسلا کئی روز لارڈ میلول کیطرف پھیر کر "کیا مصالحت کی درخواست آپ
اور وہ حسب وعدہ قلعہ جانے کو
بھی مانع نہ تھا۔ جسوقت ارسلا گئی ہاں دن میں کوئی پانچ مرتبہ۔ لیکن جب کبھی لڑائی
کی بلند و سنگین عمارت واقعہ تھی جا رہنے میں دونوں کو سونے کی فہمائیش کر دیتا ہوں"
تھا۔ منزل مقصود پر پہنچکر اسے ہال کمرے اور دل میں خیال کرنے لگی۔ کہ یہ کنبہ کیسا خوش
ممبران چائے نوشی کے لئے منتظر بیٹھی تھی۔

جب مسز ڈیونٹری نے ارسلا کو آتے دیکھا۔ تو نہایت تپاک سے استقبال
کو آگے بڑھی۔ اور اس کی دلفریب صورت پر متحیرانہ نگاہ ڈالکر کہنے لگی "میں بہت
خوش ہوں۔ کہ آپ تشریف لے آئیں"

اسوقت لارڈ میلول بھی مصافحہ کی غرض سے آگے بڑھا۔ اور مرٹن اور سسلی بھی
اسے دیکھکر مسرور ہوئے۔

سسلی (جو ایک خوبصورت۔ بشاش۔ گھونگریالے بالوں اور نیلگوں آنکھوں والی لڑکی
ہے۔ ارسلا کے قریب بیٹھکر) "آپ کے قریب بیٹھنا میرے لئے کتنا خوشی کا
باعث ہے۔ میرا دل بڑا چاہتا تھا۔ کہ میں کسی کو اپنی سہیلی بناؤں"

مرٹن (مسکراکر) مس فین تو شاید گڑیوں کی شوقین نہیں۔ تم گڑیاں کھیلنے والی کوئی
سہیلی اور ڈھونڈو۔ یہ تمہاری گڑیوں سے خوش نہ ہونگی۔ تمہاری گڑیوں نے اُٹھکر ابھی
سلام تو کیا ہی نہیں"

سسلی (مرٹن کا منہ چڑاکر) تمہیں کیا کریں نہ کریں۔ اگر یہ میری سہیلی نہ بنیں گی۔ تو تمہاری
بھی دوست نہ بنیں گی (ارسلا سے) آپا مجھے یقین ہے۔ آپ ایسے گستاخ لڑکوں
کو ہرگز پسند نہ کرتی ہونگی"

اس پر ارسلا ہنس پڑی اور یہ سمجھکر کہ وہ اسوقت تنہائی کی کوفت سے آزاد
ہے۔ نہایت مطمئن ہوئی۔

ارسلا۔ میں خوش مزاجی سے خوش ہوں۔ بہن وہاں تو کوئی ہنسنے بولنے والا ہی نہیں

مس لیورسن اس کے جواب میں لب کشائی کرنیکو تھی

"میں اس دعوت کے لئے آپ کی بیحد مشکور ہوں۔ مگر شاید آ[illegible]نا اچھا معلوم ہوتا ہے" اندنوں ماتم میں ہوں۔ اور کرسمس سے پہلے ایسی تقریب[illegible] آجایا کریں گے۔ تو اسے

مسٹر لیورسن (اپنی چھوٹی چھوٹی سیاہ آنکھوں [illegible]ان حضرت کو تو بھیجنے کی بھی ضرورت کرسمس کے بعد ہی سہی۔ مگر گاہے گاہے قدم رنجہ فرمایا کیجئے" مضایقہ نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں کبھی سیر کو جی چاہے تو [illegible]ں پر نہ جانا کبھی بُرا مانو۔ ان میں تو ملا اوپری ہونیکی وجہ سے ایسی ہی کٹی چھنی رہتی ہے۔ انکی ہر وقت کی نوک جھوک سے میں ڈرا کرتی ہوں۔ کہ اب لڑے اور اب چلی"

میلول (مسکرا کر) "اماں انکی لڑائی سے تم نہ ڈرو۔ ان کے پاس کیا ہتھیار رکھے ہیں۔ جو لڑمریں گے یا ایک دوسرے پر وار کریں گے"

مسز ڈیونٹری (ممتسخر سے) "ارے بھئی۔ یہ تیر و کمان رکھتے ہیں۔ ہوائی بندوق ان کے پاس ہے۔ تم کہتے ہو کوئی ہتھیار نہیں۔ اور کیا چاہئے"

ارسلا نے اسوقت لارڈ میلول کی طرف نگاہ کی جو کسی قدر فاصلہ سے بیٹھا ہوا تھا۔ مگر باوجود اس دوری کے ارسلا کی آنکھوں سے اوجھل نہ تھا۔ ارسلا جب کبھی اسطرف کو نظر اُٹھاتی تو اس سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہتی۔

ارسلا (بات چیت میں حصہ لینے کے لئے) "ایک تیر ہی کچھ کم خطرناک چیز نہیں۔ اگر زہر میں بجھا ہوا ہو۔ تو خدا کی پناہ۔ بس ذرا لگ جانا کافی ہے"

سسلی (تبسم سے) "لیکن ایسی اشیاء ہم قلعے میں نہیں رکھتے۔ اور ہماری لڑائیاں بھی مصنوعی ہوتی ہیں۔ مگر جب ہم ذرا پیچیدگیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ تو ثالثی فیصلہ کی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر بھائی فیلکس ہمارا جج ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسا منصف مزاج ہے۔ کہ کسی کی رو رعایت نہیں کرتا"

ان باتوں پر ارسلا نے تیوری سی چڑھائی۔ اور دل میں سوچنے لگی۔ کہ ایسی صفات لارڈ میلول کی طرف کیوں منسوب کیجاتی ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بھولی بھالی لڑکی کو ان خوفناک و دردناک واقعات کی مطلق خبر نہیں۔ جو لارڈ میلول

کی اوائل زندگی سے متعلق ہیں "

ارسلا (اپنی بڑی بڑی آنکھیں لارڈ میلول کیطرف پھیر کر) "کیا مصالحت کی درخواست آپ سے کیجاتی ہے"؟

لارڈ میلول (مسکراتے ہوئے) جی ہاں دن میں کوئی پانچ مرتبہ۔ لیکن جب کبھی لڑائی شام کے قریب ذرا سخت ہو جاتی ہے۔ تو میں دونوں کو سونے کی فہمائیش کر دیتا ہوں "

ارسلا اصلی جوش مسرت سے مسکرائی اور دل میں خیال کرنے لگی۔ کہ یہ کنبہ کیسا خوش قسمت ہے۔ کیونکہ باوجود اپنی فہم و فراست کے وہ یہ محسوس نہ کر سکی۔ کہ ہنسی کے پردے میں کوئی غم کا بادل بھی چھپا ہوا ہے۔ جو لیورسن کی بیرحم ڈگری کی صورت میں ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔

ارسلا (حسرت زدہ ہو کر) "کاش میں بھی اسی طرح کے بڑے کنبے میں سے ہوتی"!

اتنے میں گھنٹی بجی جس کے جواب میں نوکر باہر گیا۔ اور مس سالویڈور کو ساتھ لے آیا۔ ان کا آنا تھا۔ کہ سب کی خوش مزاجیاں موقوف ہو گئیں۔

مس سالویڈور (سب سے مصافحہ کرتے ہوئے) میری بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ آپ سب لوگ ایک ہی جگہ مل گئے۔ ایں فیلکس! آپ بھی آج خلاف معمول یہیں ہیں کونسی کشش آپ کو لائبریری سے یہاں کھینچ لائی"؟

لارڈ میلول (کبیدہ خاطر ہو کر بے اعتنائی سے) "طبعی حوائج"۔

مس سالویڈور (ایک مشتبہ نظر ڈالکر) "مس فین آپ کے صاحب خانہ ایسے کتابی کیڑے ہیں کہ ان کے مشغلے میں خلل ہونا ظلم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی اہم فرض ہی انھیں اس جگہ کھینچ لایا ہوگا"۔

اس سے لارڈ میلول کی تیوری اور چڑھ گئی۔ اور مسز ڈیونٹری اظہار ناخوشی کئے بغیر نہ رہ سکی۔

مسز ڈیونٹری (سرد مہری سے) مس سالویڈور آپ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ فیلکس کو چائے نوشی کی میز پر کسی فرض کی ادائیگی میں آنا ہر گز ضروری نہیں۔ یہ فقط اس کی مرضی کا

سوا ہے۔ جب جی چاہا چلا آیا!"

سالویڈور کے لفظ پر ارسلا کے کان پھر کھڑے ہوئے۔ اور وہ اس سوچ میں پڑ گئی کہ کس ضمن میں یہ نام وہ پہلے سن چکی ہے۔ جب دماغ پر بوجھ ڈالا۔ تو یاد آگیا۔ کہ آخرہ یہ تو وہی لڑکی ہے۔ جو لارڈ میلول اور میرے مظلوم بھائی کے درمیان دشمنی کا بیج بو چکی ہے اور جس کی خودستائی نے ان دونوں کو فضول خرچی اور قرض کے خاردار راستوں میں گھسیٹا ہے۔ زمانہ ماضی و حال کے درمیان اس غیر متوقع کڑی کا دریافت کرنا تھا۔ کہ ارسلا کی روح خوف کے مارے کانپ گئی۔ مگر ساتھ ہی اس الجھن میں پڑ گئی۔ کہ طرفین تاحال مجرو کیوں رہے۔ اور اپنے ڈراما کے آخری ایکٹ کو اسوقت تک کیوں پورا نہیں کیا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ لارڈ میلول ورثہ پانے سے پہلے غریب و مفلس تھا۔ اور بیوی رکھنے کے ناقابل مگر اب تو اس کے چچا کو مرے ہوئے تین سال گذر گئے پھر مزید انتظار سے کیا حاصل؟

ارسلا نے پھر نظر اٹھا کر لارڈ میلول اور مس سالویڈور کو دیکھا۔ جو اپنی باتوں میں مشغول تھے۔ مس سالویڈور کے چہرے سے غیر معمولی خودغرضی ٹپکتی تھی۔ اور اس کا چال چلن معلوم کرنے کے لئے کسی گہری تحقیقات کی ضرورت نہ تھی۔ برخلاف اس کے لارڈ میلول اپنی سنجیدہ نیلی آنکھوں اور مضبوط و چوڑے چہرے سے متانت کیساتھ بیٹھا تھا۔ وہ اس وقت اس کمینے و بزدل شخص کی ضد معلوم ہوتا تھا جس نے اپنے گناہوں کی پاداش میں ایک مردہ دوست کو آگے کر دیا تھا۔ اور جو ایک عورت کی محبت میں خدا جانے کتنے جرایم کا مرتکب ہوا تھا۔ ایسی محبت کو محبت نہیں بلکہ پرستش کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ محض سہی محبت اور عارضی وابستگی میں پھنس کر انسان اخلاقی حدود سے اسقدر باہر نہیں نکل جایا کرتا۔

ارسلا ان خیالات میں غرق تھی۔ کہ یکلخت اپنے اردگرد کے حالات اور عام زندگی سے یک گونہ بیزار ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

مسز ڈلیو نسٹر ہی (ارسلا کو اٹھتے دیکھکر اور اس کا جانیکا ارادہ معلوم کر کے) "کیا آپ جا رہی ہیں۔ ابھی جانیکا کیا وقت ہے۔ ایسی کیا جلدی ہے؟"

ارسلا (رکتی ہوئی آواز سے) "جی ہاں مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا۔ ڈاک کے وقت تک کچھ خطوط لکھنے ہیں (مسلی کی طرف مخاطب ہو کر) میں امید کرتی ہوں۔ کہ تم مجھ سے آکر ملوگی۔ جب تمہارا جی چاہے۔ آؤ۔ اور جتنی دیر تک طبیعت چاہے۔ ٹھہرو۔ میں ہر وقت تمہارے خیر مقدم کے لئے تیار ہونگی"

اتنا کہہ کر ارسلا نے نیچی نگاہوں سے لارڈ میلول اور اس کے بھائی سے مصافحہ کیا۔ اور فوراً قلعہ کے باہر چلی آئی +

باب چہارم

سیر برفستان

عیش و عشرت کہاں نصیب ہمیں
ساتھ رہتا ہے اپنو حسرت کا

دسمبر کا دوسرا ہفتہ ہے۔ ارسلا اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی ہو کر سفید دنیا کا نظارہ کر رہی ہے۔ چاروں سے خوب پالا پڑ رہا ہے۔ گذشتہ شب تو خصوصیت سے گہری برف گری ہے۔ جس پہ صبح کے سورج نے اپنی دریادلی سے سنہری ملمع کر کے اس منظر کی خوبصورتی کو دوچند کر دیا ہے۔ سنہری کرنیں برف کی سفید چادروں پر اٹھکیلیاں کرتی ہوئی ایک گنگا جمنی سین پیدا کر رہی ہیں۔

موسم کی طرف سے تو ارسلا کی مراد بر آئی ہے۔ مگر دوسرے منصوبے ہنوز ویسے ہی نامکمل ہیں۔ جیسے دو مہینے پیشتر تھے۔ اس اثنا میں گو لارڈ میلول بڑی خاطر داری اور خلق سے پیش آتا رہا اور بحیثیت کرایہ دار اس کی آسایش کا خیال رکھتا رہا ہے۔ تاہم محبت کی کوئی ایسی بات اس سے ظہور میں نہیں آئی۔ جو ارسلا کے لئے حوصلہ افزا ہو۔ اور اسے یقین دلا دے۔ کہ دوسری ناکتخدا لڑکیوں کی نسبت وہ لارڈ میلول کی توجہ کو

زیادہ کھنچی رہی ہے۔ البتہ ایک موقع ایسا ہے۔ جو اس کی یادداشت میں خصوصیت رکھتا ہے وہ یہ کہ ایک دفعہ قلعہ میں جنوبی افریقہ کا ذکر آگیا تھا۔ جسے سُنکر ارسلا اپنے بوڑھے باپ کو یاد کرکے ارسلا کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے تھے۔ اور پھر جب وہ رخصت ہونے لگی تھی۔ تو مسز ڈیوبڑی نے ازراہ شفقت اسکی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔ اور لارڈ میلول کی محبت بھری آنکھوں سے وہ معنی خیز خاموشی ٹپکتی تھی جس کی ارسلا تاب نہ لا سکی تھی۔ اور گھبرا کر جلد وہاں سے چلی آئی تھی!!

ان نگاہوں کا خیال اسے رہ رہ کر آیا کرتا تھا۔ مگر چونکہ پھر کبھی ان کا اعادہ نہیں ہوا۔ ارسلا نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ یا تو وہ خواب میں نظر آئی ہیں یا اسے دھوکہ ہوا ہے غرضیکہ جوں جوں دن گذرتے جاتے تھے۔ اور کرسمس نزدیک آتا جاتا تھا ارسلا کا اضطراب بڑھتا جاتا تھا۔ اور اکثر اس کو بے چین کرکے کانٹوں میں گھسیٹا کرتا تھا۔

ایک دن مسلی نے بھی باتوں باتوں میں کہدیا تھا۔ کہ میلول کی جائداد مقروض ہے اور دونوں بھائی اتنے نادار ہیں۔ کہ شادی نہیں کر سکتے۔ مگر ارسلا خوب جانتی تھی۔ کہ سچی محبت دولتمندی اور مفلسی کی سنگلاخوں میں قید نہیں رہ سکتی۔ اس لئے موجودہ کم توجہی کا باعث شاید کچھ اور ہوگا۔

ارسلا (اپنے جی میں) میری طاقتوں کے اندازہ کرنے میں یقیناً میرے باپ نے مبالغہ کیا ہے۔ اس نے تو سمجھا تھا۔ کہ میں نہایت آسانی سے میلول پر فتح پالونگی مگر حقیقت حال یہ ہے۔ کہ اس دو مہینے کے عرصے میں اس پر اتنا بھی اثر نہیں ڈال سکی جتنا ایک پتھر پر ڈال سکتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مس سالویڈور اس کے دل میں اتنا گھر کر گئی ہے۔ کہ کوئی دوسری لڑکی اس کی آنکھوں میں نہیں سما سکتی۔

اس ناگوار نتیجہ پر پہنچکر ارسلا نے انگڑائی لی۔ اور اپنی ناکامی کا خیال کرکے سخت آزردہ و بدمزہ ہوئی۔ کیونکہ اسے اسقدر تجربہ حاصل نہیں ہوا تھا۔ کہ اسکی اصل کنہ کو پا سکتی اور جب تک وہ زندگی وادی اور تکالیف کے موجزن سمندر میں سے گذر نہ گئی۔

اس معاملے کی اصلیت تک پہنچنے کے قابل نہ ہوئی!!

برخلاف اس کے لیورسن نے وہ بات کر دکھلائی جس کی وہ لارڈ میلول سے خواہش رکھتی تھی۔ جب کبھی سیر کو جاتی۔ لیورسن کا ملنا یقینی تھا۔ جس سے وہ اس درجہ تنگ آگئی تھی۔ کہ موٹر کی آواز کانوں میں پڑتے ہی وہ راستہ سے کترا جاتی تھی۔ مزید برآں عمدہ عمدہ تحفے تحایف آتے تھے۔ جنہیں مجبوراً رکھنا پڑتا تھا۔ پھل پھول اور شکار کے ٹوکرے بھی بکثرت آتے تھے۔ جن کو قبول نہ کرنا سخت دشوار کام تھا۔ ایک دفعہ ارسلا نے لیورسن سے یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ

"آپ کی بڑی عنایت ہے۔ جو مجھ ناچیز کو ایسی بیش قیمت چیزیں تحفۃً بھیجتے ہیں۔ مگر آیندہ کے لئے آپ تکلیف نہ اُٹھائیں۔ کیونکہ میں پہلے ہی بہت کچھ گرانبار احسان ہو چکی ہوں۔"

اس کے جواب میں لیورسن نے خوش ہو کر کہا تھا "اُو۔ پھل پھول وغیرہ کی کیا حقیقت ہے۔ چندے صبر کیجئے۔ کہ ہم ایک دوسرے کو بخوبی جان جائیں۔ پھر تو میں واقعی ایسا نایاب تحفہ پیش کرونگا۔ جس کے لئے آپ بقیہ عمر مشکور رہیں گی۔"

اس کے بعد ارسلا لیورسن سے اَور بھی پہلو تہی کرنے لگی تھی۔ مگر بوجہ مجبوری اس کی آمد و رفت اور ملاقات کا دروازہ بند نہ کر سکی۔ وہ اپنے خیالات میں غرق تھی۔ کہ اتنے میں لیورسن کا موٹر دروازے پر آکر ٹھیرا۔ جسے دیکھکر ارسلا بہت کچھ سٹپٹائی۔ لیورسن (پرجوش اور پراشتیاق نظر ڈالکر) "کیا آج آپ میرے ساتھ ٹاؤنٹن نہ چلیں گی۔ وہاں کل سے ایک میلا لگا ہوا ہے۔ جس میں گھوڑوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اور بہت سے تفریحی کھیل موجود ہیں۔ اس میلہ میں سے میں نے بھی کل ایک نفیس گھوڑوں کی جوڑی خریدی ہے۔ میرا ارادہ ہے اُسے اپنی شادی کے بعد وکٹوریہ میں چلایا کروں گا۔ جو بہت موزوں رہے گی۔ چلئے آپ کو بھی وہ جوڑی دکھلاؤں۔ وہیں ہوٹل میں کہیں ناشتہ کر لیں گے۔ اور میلے کی سیر کرا کے دن ڈوبنے سے پہلے پہلے یہاں آجائیں گے۔"

ارسلا (جلدی سے) "نہیں جناب نہیں۔ آج مجھے بہت کام ہے۔ افسوس ہے

آپ کے ساتھ نائٹن نہیں جاسکتی۔ آپ تنہا سیر کیجئے "

لیورسن (بے تکلفی کے لہجے میں) "کام کو مارو گولی۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ آج آپ کو کوئی ایسا کام نہیں جو کل تک ملتوی نہ ہو سکے۔ مجھے آپ کی باتوں پر اعتبار نہیں۔ چلئے تیار ہو جائیے۔ ہاں نائٹن میں جوہریوں کی دوکانیں بھی ہیں۔ جہاں سے آپ حسب منشا بڑے دنوں کے لئے کوئی تحفہ پسند کرسکیں گی "

ارسلا اس لیس و پیش میں پڑ گئی۔ کہ اپنے مخاطب کو کس طرح جتلائے۔ کہ اس کی توجہات اور خاطر داریاں اسے ناگوار بلکہ باعث آزار معلوم ہوتی ہیں۔

ارسلا "یہ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔ مگر دراصل بات یہ ہے۔ کہ میں کسی سے ہیرے جواہرات کے تحفے لینا پسند نہیں کرتی۔ اور (کسی قدر مستقل مزاجی سے) اکیلی آپ کے ساتھ جانا بھی پسند نہیں کرتی "

لیورسن (نادم ہو کر) اچھا! تو آپ میرے ساتھ چلنے کو معیوب سمجھتی ہیں "

ارسلا "نہیں ایسا نہیں۔ مگر میں ڈرتی ہوں۔ کہ کہیں لوگوں کی ہم پر انگلیاں نہ اٹھیں "

لیورسن (ارسلا کی طرف سرک کر) اوہ اس کا کیا مضائقہ ہے۔ آخر وہ جھوٹ تو ہوگا ہی نہیں۔ اور اُمید ہے۔ کہ ہم جلد اس کی حقیقت کا باضابطہ اعلان بھی کر سکیں گے "

یہ دیکھ کر کہ لیورسن اس قدر اظہار محبت پر جھکا ہوا ہے۔ اور شادی کی درخواست کئے بغیر نہ رہے گا۔ ارسلا کا رنگ فق ہو گیا۔ کیونکہ لیورسن کو اس امر سے باز رکھنا اس کی طاقت سے باہر تھا۔ نہ کوئی دوسرا بہانہ اسوقت بظاہر موجود تھا۔ مگر ایسے دل آزار حرف مطلب کے سننے کا خیال ارسلا کے دل کو سخت شاق گذر رہا تھا۔ اور اس کا دل مارے گھبراہٹ کے بیٹھا جاتا تھا۔ ٹھیک اسوقت تائید غیبی آڑے آئی۔ یعنی سسلی کا بشاش چہرہ کھڑکی میں سے نظر پڑا۔

سسلی (پیاری آواز میں) کیا میں اندر آسکتی ہوں۔ اور آپ کی باتوں میں مخل تو نہیں ہوں گی "

ارسلا (ایک اطمینان کا سانس لے کر) "ہاں۔ ہاں خوشی سے آجاؤ "

سسلی (اندر آکر) گڈ مارننگ مسٹر لیورسن! آپ نے تو سمور کا کوٹ اور گرم کالر پہن کر سردی کا خوب بچاؤ کر لیا ہے۔ کیا کہیں باہر جانیکی تیاری ہے؟"

لیورسن نے اس مداخلت پر بہت پیچ و تاب کھایا۔ اور یہ خیال کرکے کہ اظہار مدعا کا ایسا اچھا موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ دل ہی دل میں خوب جھنجلایا۔

لیورسن (منہ بنا کر) "ہاں ٹانٹن میں میں نے گھوڑوں کی ایک جوڑی خریدی ہے۔ اسے لینے جا رہا ہوں۔ خدا حافظ مس فین! اور اگر میرے لایق کوئی کام ہو۔ تو بلا تامل بتا دیجئے"

ارسلا (ہاتھ ملا کر) "کچھ نہیں۔ آپ کی مہربانی ہے۔ میں خود اگلے ہفتے شاید لندن جاؤں"

لیورسن اپنا سا منہ لیکر چلا گیا۔ جس کے بعد تھوڑی دیر تک سناٹا رہا۔

ارسلا (سسلی کی طرف متوجہ ہوکر) "میری بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ آپ آج آگئیں"

سسلی (مسکراتے ہوئے) "ہاں میں آپ کو لینے آئی ہوں۔ کیونکہ سنا ہے۔ کہ کل رات اتنی برف باری ہوئی ہے۔ کہ جس پر برف گاڑی خوب پھسل سکے۔ بھائی فیلکس اور مرٹن پہاڑی پر کھڑے ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ کپڑے پہن لیجئے۔ اور جلدی سے چلئے"

یہ سنکر ارسلا بہت محظوظ ہوئی۔ اور بالاخانہ پر جاکر جھٹ پٹ کپڑے پہنے۔ پانچ منٹ کے اندر خوب درست ہوکر سسلی کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئی۔ اب یہ دونوں لڑکیاں تیز تیز قدم اٹھاتی پارک میں سے ہوتی ہوئی بہت جلد پہاڑی پر جا پہنچیں جہاں لارڈ میلول اور مرٹن ان کے منتظر تھے۔

لارڈ میلول (سلام کرکے) "بڑی خوش قسمتی سمجھنی چاہئے۔ کہ آپ تشریف لے آئیں آج کا دن برف گاڑیاں پھسلانے کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور آپ نے اس کھیل کی بارہا خواہش بھی کی ہے۔ ہاں آپ ادھر میری گاڑی میں آ جائیے۔ اور سسلی مرٹن کی گاڑی میں بیٹھ جائے گی"

اس پر ارسلا کی آنکھوں میں امید کی شعاع جھلکی۔ وہ خوش ہوئی۔ کہ برف گاڑی کی عجیب پرلطف سیر میسر ہوئی۔ وہ مسرور ہوئی کہ اسے ایسا ساتھی ملا۔ وہ

اس سے اور بھی زیادہ محظوظ ہوئی۔ کہ لارڈ میلول نے اس کی خواہش کو نہ بھلایا۔ بلکہ اُسے پورا کر دکھایا۔

ارسلا گاڑی میں چڑھنے والی تھی۔ کہ لارڈ میلول نے اسے سہارا دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر وہ ابھی گاڑی میں پاؤں نہ رکھنے پائی تھی۔ کہ دور سے ٹھیر جاؤ۔ ٹھیر جاؤ کی صدا آئی۔ اور یہ لوگ گھبرا کر ادھر دیکھنے لگے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مس سالویڈور قلعہ کی طرف سے لپکی ہوئی چلی آتی ہے۔

سالویڈور (قریب آکر ہانپتی ہوئی آواز سے) "اوہو آج تو آپ برف گاڑیوں کی سیر پر آمادہ ہیں۔ للہ مجھے بھی اپنی گاڑی میں جگہ دیدیجئے۔ کیونکہ میں نے بھی اب تک اس کا لطف نہیں اُٹھایا۔"

لارڈ میلول ایک طرف ہٹ گیا۔ اور سالویڈور اسی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اس پر لارڈ میلول کا چہرہ بالکل متغیر نہ ہوا۔ نہ وہ ناخوش نظر آیا۔ مگر ارسلا نے ضرور محسوس کیا۔ کہ اس کی سیر کا لطف آدھا رہ گیا۔

لارڈ میلول (دونوں لڑکیوں کے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد خود بیٹھتے ہوئے) "آپ کو بالکل چپ چاپ اور ساکن رہنا ہوگا۔ یہانتک کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلانا۔ کیونکہ پہاڑی عمودی ہے۔ اور وسط میں پہنچکر گاڑی بڑے زور سے پھسلے گی۔ یہ بھی خیال رہے۔ کہ ہمارے دہنے ہاتھ پر جھیل ہے۔ اس کی بالائی سطح ابھی اتنی مضبوط نہیں ہوئی۔ کہ گاڑی کا بوجھ سنبھال سکے۔ اگر بدقسمتی سے گاڑی اس رخ ہولی۔ تو ہم سب کے سب دھڑم سے پانی میں جا پڑیں گے (خادم کیطرف متوجہ ہوکر) لو اب گاڑی کو زور سے دھکیل دو۔"

خادم کا دھکیلنا تھا۔ کہ گاڑی بلندی پر سے پھسلنی شروع ہوئی۔ ابتدا میں سہج سہج چلی۔ مگر پہاڑی کے وسط میں پہنچکر بڑے زور سے فرآٹے بھرنے لگی۔ یہانتک کہ اس کی رگڑ سے برف کے بھی پرخچے اڑ گئے۔

ارسلا اس سے بہت محظوظ ہوئی۔ قبل ازیں ایسی فرحت بخش سیر کا اسے اتفاق نہ ہوا تھا۔ ہوا برف کو چاٹ کر بہت سرد ہوگئی تھی۔ اور بدن کے ہر رگ و ریشہ میں گھس کر

عجیب فرحت افزا کیفیت پیدا کر رہی تھی۔ مگر سالویڈور پر اس کا اثر اُلٹا ہو رہا تھا۔ جوں جوں رفتار بڑھتی جاتی تھی۔ اس کی گھبراہٹ زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ جتنے کہ پہاڑی کے وسط میں پہنچکر اُس نے گاڑی کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط تھام لیا۔ اور چلانے لگی " للہ گاڑی ٹھیراؤ۔ ٹھیراؤ۔ مجھے ڈر لگتا ہے "

لارڈ میلول (سالویڈور کو ہاتھ سے پکڑ کر جو کھڑے ہونیکی کوشش میں تھی) " خدا کے واسطے آپ ذرا چپ رہئیے۔ اور بیٹھ جائیے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں گاڑی اُلٹ جائے "

مگر سالویڈور پر میلول کے اس کہنے کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اور وہ گاڑی کے تیز ہونیسے اور بھی زیادہ بدحواس ہو گئی۔

سالویڈور (بچوں کی طرح رو کر) برائے خدا ٹھیرو۔ میری جان ہوا ہوئی جاتی ہے "

یہ کہکر سالویڈور لارڈ میلول کے دائیں بازو سے لپٹ گئی جس سے لارڈ کے ہاتھ کی وہ لکڑی جو اس کے ہاتھ میں گاڑی کی راہ نمائی کے لئے تھی چھوٹ کر نیچے گر پڑی۔ اور اب گاڑی شتر بے مہار کی طرح راستے سے منحرف ہو کر دہنی جانب کو توپ کے گولے کی مانند تیزی سے جانے لگی۔ مگر یہ خیر گذری۔ کہ راستے میں ایک پودا آگیا اور گاڑی نہایت زور سے اس کے ساتھ ٹکرائی۔ گاڑی کا ٹکرانا تھا۔ کہ تینوں نکلکر باہر جا پڑے۔

سب سے پہلے ارسلا اُٹھی۔ کیونکہ محض حواس باختہ اور خاموش ہو جانے کے سوا اس کے بالکل چوٹ نہ آئی تھی۔ تاہم اس صدمے سے اس کی بوٹی بوٹی کانپ رہی تھی۔

بیس گز پرے سالویڈور پڑی سسکیاں لے رہی تھی۔ اور مدد کے لئے چلا رہی تھی۔

ارسلا نے جھٹ پٹ اِدھر اُدھر دیکھا۔ مگر لارڈ میلول آس پاس کہیں دکھلائی نہ دیا۔ اِلّا جب اس نے منجمد جھیل کی طرف نظر اُٹھائی۔ تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ لارڈ میلول برف کی پتلی تہ پر جا کر پڑا تھا۔ اور سر تک پانی اور برف

میں دھنس گیا تھا۔ ارسلا سالویڈور کی چیخ پکار پر توجہ نہ کر کے پھسلواں پہاڑی پر سے جھیل کی طرف بھاگی۔ اور ایک غیر معمولی انسانی طاقت و ہمت سے کام لے کر جو ایسے نازک موقعوں پر خود بخود آجاتی ہے۔ میلول کے بےحس و حرکت جسم کو شق شدہ برف میں سے باہر کھینچ لائی۔ اور ڈھلواں کنارے کے سہارے لٹا کر پوچھنے لگی۔" فیلکس فیلکس۔ آنکھیں تو کھولو۔ بتاؤ کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟"

تھوڑی دیر تک لارڈ میلول بیہوش پڑا رہا۔ اور ارسلا جلد جلد اس کے ہاتھ پاؤں سہلاتی رہی۔ جس سے لارڈ کی آنکھوں کے پپوٹے کچھ متحرک نظر آئے۔ اتنے میں سالویڈور بھی گرتی پڑتی آن پہنچی۔ اور ارسلا کو بدخلقی سے پرے ہٹا کر کہنے لگی۔

"مجھے اس کی خبر گیری کرنے دیجئے۔ کیونکہ یہ میرا دوست ہے نہ کہ آپ کا۔"

یہ کہہ کر سالویڈور برف جمی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی۔ اور ساتھ ہی اس نے لارڈ میلول کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔ ارسلا بیچاری ٹھٹک کر الگ کھڑی ہو گئی۔ اتنے میں قلعے سے دوسرے لوگ دوڑے آئے اور مرٹن و سسلی بھی موقع پر پہنچ گئے۔

مرٹن نے اپنے بھائی کو لیٹا ہوا اور اس کے کپڑوں کو پانی سے تربتر دیکھ کر "کیوں خیر ہے؟"

قبل اس کے کہ سالویڈور یا ارسلا اس کا کچھ جواب دیتی لارڈ میلول نے خود بخود آنکھیں کھول دیں۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں خدا جانے کیا جادو بھرا تھا۔ کہ ارسلا کو وہ موقعہ یاد آ گیا۔ جبکہ مسز ڈیونٹری نے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔ مگر اب چونکہ سالویڈور سامنے موجود تھی۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اسی مس کی موجودگی لارڈ میلول کی حسرت اور محبت بھری نگاہوں کا باعث ہوئی ہے۔

سالویڈور رکتی ہوئی زبان سے" ہاں یہاں کچھ حادثہ ہو گیا ہے۔ لارڈ میلول نصیب اعدا اس برف پر جا پڑے تھے۔ میں نے بڑی مشکل سے کھینچ کر باہر نکالا ہے۔"

(سالویڈور اسلا کو ایک طرف ہٹا کر) "مجھے اس کی خبر گیری کرنے دو"

عربن "جب ہی بھائی کے تمام کپڑے پانی میں تر ہیں۔ اور اسی صدمے سے شاید بیہوش ہو گئے ہیں"

سالویڈور "ہاں ہاں میں کہتی تو ہوں۔ سر کی جانب سے ناف تک جسم برف کے اندر گھسا ہوا تھا"

مرٹن (ملازموں سے) "تم لوگ جتنی جلدی ہوسکے بھائی جان کو قلعہ میں پہنچاؤ"۔

ارسلا نے اس سب کارروائی کو دیکھا اور سُنا۔ اور دل میں بہت متعجب ہوئی کہ یہ سب اسی کی ہمت۔ قیام اوسان اور قوت بازو کا نتیجہ تھا۔ جس نے لارڈ میلول کو آبی قبر سے نکالا تھا۔ مگر شکریہ کا سہرا سالویڈور کے سر بندھ گیا۔ جو اپنی حسن کارگذاری کے صلے میں بہت سے شکریئے پانے کی خاطر قلعہ میں لیجائی گئی تھی۔

ارسلا دل ہی دل میں متحیر تھی اور کہہ رہی تھی۔ کہ "میرے خیال میں لارڈ میلول باوجود اپنی مالی مشکلات کے ابتو سالویڈور سے ضرور شادی کرلے گا"

اس نتیجہ پر پہنچکر ارسلا بہت آزردہ خاطر ہوئی۔ اور اپنی حالت زار پر ہلکی ہلکی سسکیاں لینے لگی۔ چنانچہ جسوقت وہ گھر کی طرف لوٹی۔ تو سردی اور گیلے کپڑوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی تھی جس نے اس کے بدن پر لرزہ ڈالدیا تھا۔

باب پنجم

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

اس حادثہ کے بعد دوسرے دن ارسلا نے قلعہ میں آدمی بھیجکر معلوم کرلیا۔ کہ باوجود اتنی بلندی سے گرنے کے لارڈ میلول کے سر میں ایک چھوٹا سا خفیف زخم آیا ہے۔ مگر ویسے وہ تندرست ہے۔ اور بڑی فراخدلی کے ساتھ حادثہ مذکور کی اصلیت کو چھپائے ہوئے ہے۔ مبادا سالویڈور پر کوئی الزام آئے۔ یا اس کی بناوٹی بہادری پر دھبہ لگے۔

ارسلا (اپنے آپ سے) "کیا لارڈ میلول کی محبت اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ وہ سالویڈور کی اس بیوقوفی اور ابلہ فریبی کو نظرانداز کردے گا؟"

ان خیالات کا جمع ہونا تھا۔ کہ ارسلا کا چہرہ سنجیدہ ہوگیا۔ آنکھوں تلے اندھیرا

آگیا۔ اور وہ گھبرا کر حسب معمول تن تنہا دلدل پر گھومنے کے لئے چلی۔

خادمہ "آپ زیادہ دیر تک باہر نہ رہیے۔ کیونکہ آسمان برف باری پر تلا ہوا معلوم ہوتا ہے"

ارسلا نے اس نصیحت پر کان نہ دھرا۔ اور اپنے خیالات میں مستغرق آگے ہی آگے چلی گئی۔ حتیٰ کہ سہ پہر ہونیکو آئی اور آسمان نے فوراً تیور بدلے۔

جب برف کے ایک گالے نے کوٹ پر گر کر اسے گھر کی واپسی کے لئے کہا۔ تو اُسے خادمہ کی پیشینگوئی یاد آگئی۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ کوئی انسانی مسکن آس پاس نہ تھا۔ اور آسمان نہایت بے دریغی سے برف کے گالے اس طرح پھینک رہا تھا۔ جیسے (پنبہ گر دُھنیا) قدرت ایک جنگی دھنک ہاتھ میں لئے بادلوں کو دھن دھن کر نیچے پھینک رہا ہو۔ ارسلا نے بڑی تیز گامی سے گھر کا رُخ کیا۔ مگر اس کی جلد بازی کام نہ آئی۔ کیونکہ اسوقت تک دلدل کی تمام پگ ڈنڈیاں برف سے ڈھپ چکی تھیں۔ اور راستے کا کہیں نشان نہ ملتا تھا۔ علاوہ ازیں شام کا اندھیرا اس کی تکالیف و خطرات کو اور بھی دو بالا کر رہا تھا۔

ارسلا آخر کار ٹھیر گئی۔ اور نظر پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے لگی۔ اگر وہ صحیح راستے پر ہوتی۔ تو ایبنگ ڈین ڈیپ کی روشنی دیکھ لیتی۔ مگر جب چاروں طرف سوائے برف کے سفید میدان کے اسے اور کچھ نظر نہ آیا۔ تو راستہ سے بھٹک جانیکا اسے یقین ہو گیا۔

ارسلا ڈرپوک یا گھبرا جانیوالی لڑکی نہ تھی۔ مگر کیا کرتی اردگرد کا دھواں دھار سماں اس کے لئے بالکل نیا تھا۔ اور برف قدم قدم پر گہری ہوتی جاتی تھی۔ ایک دو مرتبہ تو اس نرم روئیں میں لڑکھڑائی اور بڑی دشواری سے سخت زمین تک پہنچنے کے قابل ہوئی۔

اب ہوا بھی اپنی غیر معمولی تندی دکھلانے لگی۔ برف کے ٹکڑے اُڑا اُڑا کر ارسلا کے چہرے پر مارتی اور آنکھوں میں جھونکتی تھی۔ یہانتک کہ ان قدرتی عناصر

سے لڑتے لڑتے ارسلا مشقت سے ہانپنے اور خوف سے کانپنے لگی۔

ایک خوفناک انجام کا مہیب نظارہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ کیونکہ وہ لحظہ بلحظہ برف کے تودوں میں دبتی جاتی تھی۔ اور رفتہ رفتہ اس کی قوت متخیلہ اور قوت حس بھی ٹھٹھری جاتی تھی۔ اتنے میں دفعتاً اس کی آنکھوں کے سامنے ایک دھیمی سی روشنی نمودار ہوئی۔ جس کی جھلک ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں مشعل امید سے کچھ کم نہ تھی۔

ارسلا (اپنے ہاتھ اس سمت میں پھیلا کر) "المدد۔ المدد۔ اگر کوئی شخص پاس ہے۔ تو برائے خدا میری مدد کرے"

ایک آواز نے جو مردانہ مضبوط اور پُرامید تھی جواب دیا "گھبراؤ نہیں میں آیا"

ارسلا "میں یہاں ہوں۔ میں یہاں ہوں"

اس کے بعد ارسلا نے دو مضبوط بازوؤں کو اپنے نیم جان جسم کے گرد لپٹے ہوئے محسوس کیا۔ مگر فوراً ہی بے بس ہو کر بیہوش ہو گئی۔ پھر جب آنکھ کھلی۔ تو اس نے اپنے آپ کو ایک مختصر سے کمرے میں پایا۔ جہاں ایک ہی موم بتی جل رہی تھی۔ اور ایک شخص متفکرانہ صورت بنائے اس پر جھکا ہوا تھا۔ یہ لارڈ میلول تھا۔

ارسلا (کمزور لہجے میں) "میں کہاں ہوں؟"

لارڈ میلول (ارسلا کے آنکھیں کھولنے پر خوش ہو کر) "آپ ڈور ہوس میں ہیں۔ میں نے اچھے وقت میں آپ کی آواز سن پائی تھی۔ جو آپ کو یہاں اٹھا لایا۔ آپ ایسے طوفان میں وہاں کیا کرنے گئی تھیں"

ارسلا (آنکھیں ملتے ہوئے بیٹھ کر) "میں اپنی طرف سے تو گھومنے گئی تھی۔ مگر وہاں جا کر برف میں پھنس گئی۔ مجھے نہ معلوم تھا۔ کہ اس وقت اس کثرت سے خوفناک برف برسے گی۔ جونہی برف گرنے لگی ہے۔ میں نے واپسی کا ارادہ کیا۔ مگر تو یہ برف کب لوٹنے دیتی تھی۔ تھوڑی ہی دور چلی ہوں گی۔ کہ تمام عالم پر برف چھا گئی۔ راستہ غائب ہو گیا۔ ایک تو برف ہی نے اوسان خطا کر رکھے تھے۔ دوسرے اندھیرے

(فیلکس) "ارسلا! ارسلا! آخرش مدد آن پہنچی ہے"
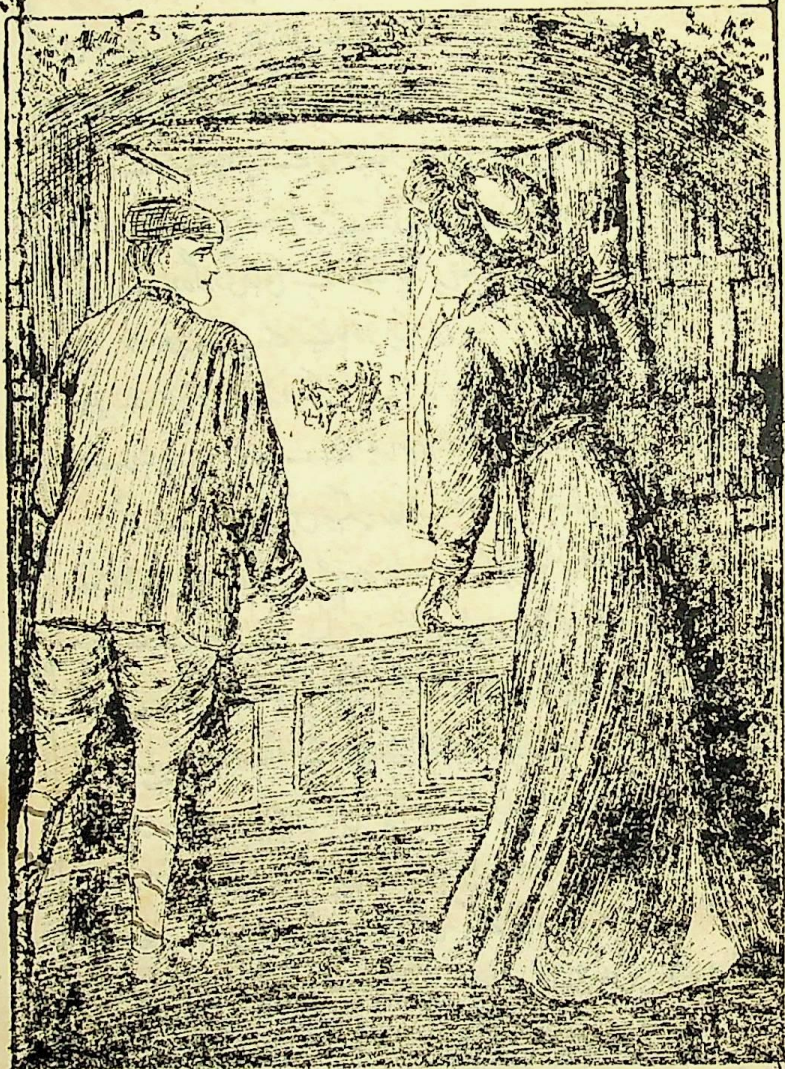
تھے ہوش و حواس کھو دیئے۔ اللہ اللہ کس قدر خوفناک اور غیر متناہی برف تھی۔ کہ تصور سے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں۔ اگر اس موقعہ پر آپ نہ آجاتے........؟

لارڈ میلول (کانپ کر) خدا کا شکر ہے۔ کہ میں اتفاق سے یہاں موجود تھا۔

اور تھوڑی دیر ہوئی ڈور ہوس میں کچھ انتظامات کرنے آیا تھا۔ کیونکہ کرسمس کے بعد اس مکان میں کوئی کرایہ دار آجائے گا۔ میں اپنے کام میں ایسا مشغول ہوا۔ کہ برفباری کا مطلق خیال نہ آیا۔ پھر جب گھر چلنے لگا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ موٹر بائیسکل برف پر بالکل کام نہیں دے سکتا۔ چنانچہ اسے لوٹا کر یہاں لے آیا۔ اور پیدل جانیکا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ آپ کی المدد کی صدا کان میں پڑی۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو چلکر پہنچا آؤں۔ کیونکہ رات زیادہ گذرتی جاتی ہے۔ کہئے چار میل تک آپ پیدل چل سکیں گی؟"

ارسلا بڑی مشکل سے اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی۔ کیونکہ برف سے کشتم کشتا ہونے کی وجہ سے اس کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا۔

ارسلا "پیدل چلنا میرے لئے اچھا ہوگا۔ اور مجھے قدرے گرم کردے گا"

لارڈ میلول بتی ہاتھ میں لیکر دروازے کی طرف بڑھا۔ مگر یہاں اور ہی مشکل کا سامنا تھا۔ یعنی برف کی تہ جم جم کر دروازے سے اونچی ہو گئی تھی۔ اور باہر نکلنا غیر ممکن تھا۔ یہ حالت دیکھکر لارڈ میلول سخت شش و پنج میں پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ ڈور ہوس نشیب میں واقع ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر تک برفباری نہ تھمی۔ تو وہ برف میں دب جائینگے

لارڈ میلول (ارسلا کیطرف متوجہ ہوکر) "مجھے توبیلچہ سے راستہ بنا کر باہر نکلنا پڑیگا اور گاؤں سے کچھ مدد بہم پہنچانی ہوگی۔ کیا آپ تھوڑی دیر اکیلا رہنا گوارا کریں گی؟"

اس تجویز نے ارسلا کے دماغ پر فوری اثر کیا۔ اور وہ برف کی طرف اشارہ کرکے جو نیم وا دروازے میں ڈھلک کر اندر آرہی تھی۔ کہنے لگی۔

ارسلا "ایسا خیال بھی دل میں لانا دیوانگی ہے۔ جب برف کا یہاں یہ حال ہے۔ تو سڑک پر اور بھی گہری ہوگی۔ اور گاؤں تک پہنچتے پہنچتے آپ کو نیم جان کردے گی"

لارڈ میلول (گھڑی نکال کر) "اوہو سات بج چکے ہیں۔ آپ مجھے جانے دیجئے۔ کیونکہ اگر میں کچھ عرصہ اور ٹھہر گیا۔ تو نا وقت ہو جاوے گا۔ اور صبح تک ہمیں یہیں مقید رہنا ہوگا"

یہ کہہ کر لارڈ میلول دو قدم آگے چلا۔ مگر ارسلا نے مضطربانہ عجلت کے ساتھ اس کا بازو تھام لیا۔

ارسلا "میں اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتی۔ اور خواہ مخواہ آپ کو موت کے منہ میں نہیں جانے دونگی ایسے وقت میں جانا سراسر خودکشی کرنا ہے"

لارڈ میلول (موم بتی کی مدہم روشنی میں ارسلا کے سفید چہرے پر نظر ڈالکر) "آپ اس بات کو نہیں جانتی ہیں۔ یہاں کوئی سامان خورونوش موجود نہیں۔ اور جب تک میں خود جا کر نہ لاؤں۔ آپ کو بھوکا رہنا پڑے گا"

ارسلا بھی حیرت سے لارڈ میلول کا منہ تکنے لگی۔ اور ایک لمحہ کے لئے اس کی اتنی بڑی ایثار نفسی کا خیال کرکے ہکی بکی رہ گئی۔ پھر دل سے پوچھنے لگی۔ کہ یہ شخص جو ایک عورت کی آسایش کے بدلے اپنی عزیز جان جوکھوں میں ڈالتا ہے۔ کبھی ان جرایم کا مجرم ہو سکتا ہے جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

ارسلا (خوف زدہ ہوکر) "چند گھنٹوں کی بھوک ایک زندگی کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتی ہے۔ کیا آپ کا منشا ہے۔ کہ میں بقیۃ العمر آپ کی بیوقت موت کا رنجیدہ بوجھ اپنے دل پر لئے پھروں"

دوسری بار لارڈ میلول ارسلا کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی نگاہوں اور بشرے سے بڑی بھاری خود ضبطی عیاں تھی۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کسی اہم اور منہ آئی بات کو محض قوت ارادی کی زبردست مدد سے دبائے ہوئے ہے۔

لارڈ میلول (رک رک کر) "کم از کم مجھے اپنا فرض تو ادا کرنا چاہئے۔ اور تھوڑی سی کوشش کرکے دیکھ لینی چاہئے"

ارسلا (لارڈ میلول کا بازو دوبارہ پکڑ کر) "خدا کے واسطے آپ مجھ پر رحم کیجئے۔ اگر آپ جاتے ہیں۔ تو میں بھی چلوں گی۔ بس مہربانی کرکے جیسا میں کہتی ہوں۔ ویسا کیجئے اپنی ماں کی خاطر اور . . . . . . اور . . . . . میری خاطر"

لارڈ میلول اپنے ارادہ سے باز رہا۔ اور شمع اٹھا کر کمرہ نشست میں لے آیا۔ ہوا کا ایک تند جھونکا آیا۔ اور مکان کو ہلا کر گونجتا ہوا نکل گیا۔

لارڈ میلول "معلوم ہوتا ہے۔ کہ برف بڑی سرعت سے اس نشیب کی طرف آرہی

ہے۔ بیس سال ہوئے جب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ اور یہ مکان تقریباً برف میں دب گیا تھا میری دادی اور دوسرے لوگ روشندانوں میں سے نکالے گئے تھے۔"

ارسلا (آرام کرسی پر بیٹھکر) "خدا وہ موقع اب نہ لائے۔ ورنہ بڑی مشکل ہوگی۔ ہاں گھر پر تو آپکے آنیکی اطلاع ہوگی۔ مگر وہ لوگ اس وقت ہوں گے بڑے پریشان۔ کیونکہ یہ وقت آپ کے پہنچ جانے کا تھا۔ شاید قاصبہ سے کوئی آدمی تلاش کے لئے آئے۔"

لارڈ میلول (سر ہلا کر) "ہاں امید تو ہے۔ کیونکہ چلتے وقت مرٹن نے مجھ سے پوچھا تھا۔ (ارسلا کو کانپتے ہوئے دیکھکر) اوہو۔ ٹھیرئے تو۔ میں باورچی خانہ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ کہ کچھ ایندھن تو نہیں رکھا۔

لارڈ میلول جا کر ایک ٹوٹی ہوئی کرسی اُٹھا لایا۔ اور جیب میں سے چند ردی خطوط نکال کر آگ سلگانے لگا۔ ارسلا نے بڑی رغبت سے ٹھٹھرے ہوئے بدن کو گرم کیا جس سے ذرا جان میں جان آئی۔ پھر اپنے آپ کو بشاش بنانے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر بےسود۔ لارڈ میلول نے پڑھنے کے لئے ایک کتاب بھی لا دی۔ مگر وہ اس کی گود میں یونہی پڑی رہی جوں جوں وقت گذرتا جاتا تھا۔ اس کے کسلمند جسم پر ناطاقتی چھائی جاتی تھی۔

ارسلا "کیا طوفان تھم گیا ہے؟"

لارڈ میلول (بالاخانہ پر جا کر) "ہاں برف گرنی تو بند ہوگئی ہے۔ مگر کئی کئی فٹ تک مکان کے گرد جمی ہوئی ہے۔ ہمیں کسی بالائی کھڑکی میں سے ہو کر نکلنا پڑے گا۔"

ارسلا "خیر کیا مضائقہ ہے۔ چلکر دیکھیں تو سہی۔ یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھکر بیٹھ رہنے سے کیا حاصل۔ ہاں گھڑی تو دیکھئے کیا بجا ہے۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک عمر گذر گئی ہو۔"

لارڈ میلول (گھڑی دیکھکر) "اوہو۔ سوئیاں تو آدھی رات کا پتہ دے رہی ہیں (بالاخانہ پر دوبارہ چڑھکر) مگر پیدل چلنا غیر ممکن دکھائی دیتا ہے۔ (چونک کر) ذرا خاموش رہئے۔ مجھے کچھ آواز سی آتی ہے۔ شاید یہ برف گاڑی کی گھنٹی ہو۔ اے لو! سچ مچ یہ تو وہی ہے۔ غالباً مرٹن نے ہمارے واسطے گاڑی بھیجدی ہے۔ اب اگر ہم کچھ

ہمت کر کے سڑک کے کنارے پہنچ جائیں۔ تو رسّوں کی مدد سے نیچے اتر کر گاڑی میں بیٹھ سکیں گے“۔

لارڈ میلول نے فوراً کھڑکی کھول دی۔ اور ایک حیرت انگیز نظارہ ان کی درماندہ آنکھوں کے سامنے پیش ہوا۔ برفانی طوفان بالکل تھم چکا تھا۔ چاند کی چاندنی کہر کے پردوں میں سے چھن کر برف کی چادر پر پھیلتی ہوئی وہ کام دے رہی تھی۔ جو سہاگہ سونے پر دیا کرتا ہے۔ اور سفید دلدل کو روشن کرتی ہوئی۔ حدِ نگاہ تک خوش منظر بنا رہی تھی۔ برف گاڑی کی لالٹینیں بھی اس کے مقابلے میں، ہیچ اور زرد معلوم ہوتی تھیں۔

لارڈ میلول (ارسلا سے) ”شکر ہے آخرش مدد آن پہنچی“۔

بابِ ششم

دل تم پہ فدا کرتے ہیں بیجا نہیں کرتے
تم رنج ہمیں دیتے ہو اچھا نہیں کرتے

مسز ڈیونٹری ”پیاری ارسلا کل تو آپ نے سخت مصیبت جھیلی۔ مگر غنیمت یہ ہوا۔ کہ میرا بیٹا عین وقت پر آپ کی مدد کے لئے پہنچ گیا۔ ورنہ خبر نہ تھی۔ اوہ! فیلکس تو آپ کی مزاج پرسی کے لئے آ رہا ہے“۔

فیلکس کا نام سن کر ارسلا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ مگر خوش قسمتی سے اس موقعہ پر بات چیت کرنے کی زحمت سے بچ گئی۔ کیونکہ قبل اس کے کہ لارڈ میلول لب کشائی کرتا کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور مسٹر لیورسن اندر داخل ہوا۔

لیورسن (پہلے مسز ڈیونٹری اور ارسلا کی طرف قدرے جھک کر) ”لارڈ میلول میں ایک نہایت ناگوار پیغام لایا ہوں۔ پیغام بھی ایسا جس میں تاخیر کی اصلا گنجائش نہیں۔ وہ یہ کہ میرے سرنگ گھوڑوں کی جوڑی ہلاک ہو گئی ہے جس کا آپ ذمہ دار ہے

لارڈ میلول (آنکھیں پھاڑکر اور ہکا بکا ہو کر) "ایں اس کے کیا معنی؟"

لیورسن (طیش میں آکر) "معنے پوچھتے ہیں۔ تو سنئے! کل ٹانٹن سے میں گھوڑوں کی جوڑی لئے آرہا تھا۔ گھوڑے نئے تھے۔ جب ہی خریدے تھے۔ راستے میں آپ موٹر بائیسکل پر سوار ملے۔ آپ کی رفتار قانونی حد سے متجاوز تھی۔ گھوڑے موٹر سے ایسے بدکے۔ کہ بدحواس ہوکر اندھا دھند آپ کے پارک کے خاردار جنگل میں جا الجھے اور ایسے سخت زخمی ہوئے۔ کہ آج ناچار گولی سے مار دئے گئے"

لارڈ میلول (متفکرانہ صورت بناکر آہستہ سے) "بھلا جس وقت میں آپ کو ملا کیا بجا ہوگا"

لیورسن "ٹھیک ۸½ بجے جبکہ برف باری زوروں پر تھی۔ میں نے بچشم خود آپ کو دیکھا۔ اب آپ ۲۰۰ پونڈ یعنی جوڑی کی قیمت دلوائیے۔ ورنہ میں عدالتی چارہ جوئی پر مجبور ہونگا"

لارڈ میلول (کندھوں کو ہلاکر اطمینان سے) "مسٹر لیورسن آپ کو مغالطہ ہوا ہے میں ۸½ بجے موٹر بائیسکل پر ہرگز سوار نہ تھا"

لیورسن (جلدی سے) "بھلا اس بے معنی انکار سے کیا حاصل؟ ابھی آپ کا ایک سائیس ملا ہے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ آپ ۵ بجے گھر سے روانہ ہوئے اور ۹ بجے رات یعنی اصطبل بند کرتے تک واپس نہیں آئے"

لارڈ میلول "یہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ ۶ بجے شام سے لیکر نصف شب تک میں ڈور ہوس میں پناہ گزین تھا"

لیورسن "میں اس بیان کو باور کرنیکے لئے تیار نہیں۔ خصوصاً جب کہ میری چشم دید شہادت اس کے خلاف ہو"

مسز ڈیوینٹری "مسٹر لیورسن شاید آپ کو دھوکا ہوا۔ کیونکہ کل کا طوفان بڑا سخت اور دھواں دھار تھا"

لیورسن (تیزی سے) "جناب میں نہ تو اندھا ہوں نہ دیوانہ۔ اپنے جائز مطالبے

سے ہرگز دست بردار نہیں ہوں گا۔ خواہ میرا ہزار پونڈ اس مقدمہ پر کیوں نہ صرف ہو جائے
یہ کہہ دینا کیسا سہل ہے۔ کہ میں تو ڈورہوس میں موجود تھا۔ مگر بات تو عجب ہے۔ کہ کوئی
غیر شخص اسکی تصدیق کرے"

ارسلا (جھٹ آگے بڑھکر اور لارڈ میلول کی ناراضگی کا خیال نہ کرکے) "لیجئے میں
اس کی تصدیق کو موجود ہوں۔ جسوقت برف گر رہی تھی۔ میں خود لارڈ میلول کے ہمراہ
تھی۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ کہ ۸½ بجے لارڈ میلول اپنی بائیسکل پر سوار تھا۔ میں
اس بات کو اچھی طرح ثابت کر سکتی ہوں۔ کہ اُسوقت لارڈ میلول بائیسکل پر سوار نہ تھا"

اس تقریر پر چاروں طرف سے سناٹا چھا گیا۔ لارڈ میلول کے متعلقین بھی
تھوڑی دیر کے لئے بت بن گئے۔ خود لیورسن کی چرب زبانی بھی اُسے جواب دے گئی۔
مگر ارسلا کمرے کے بیچوں بیچ کھڑی اپنے آخری الفاظ کے نتائج پر غور کرتی رہی۔ اور دیکھتی
رہی کہ حاضرین پر کیسا سکوت طاری ہوا ہے۔

سسلی (مہر خاموشی کو توڑ کر) مسٹر لیورسن سنا آپ نے۔ بس اس سے ثابت
ہو گیا۔ کہ آپ کی آنکھوں کو دھوکا ہوا"

لیورسن (طنز آمیز نیت سے) سات بجے سے آدھی رات تک ...... یہ
کافی سے زیادہ ہے"

اب ارسلا وہاں ٹھیرنے کی تاب نہ لاسکی۔ اور پیشتر ازیں کہ کوئی اس کے ارادے
سے مطلع ہو مسنر ڈیوسٹری سے اجازت لے کر چلتی ہوئی۔ جونہی قلعہ کا دروازہ
بند ہوا۔ وہ اس سڑک پر جس کے دورویہ برف کے تودے لگے ہوئے تھے تیز گامی سے
چلنے لگی۔ طرح طرح کے خیالات دل میں آتے تھے۔ اور جی خواہ مخواہ رونے کو
چاہتا تھا۔ ابھی کچھ دیر نہ گذرنے پائی تھی۔ کہ پیچھے سے تعاقب کرنیوالے قدموں کی
آہٹ سنائی دی۔ اور وہ تاڑ گئی کہ ضرور لیورسن لپکا ہوا آرہا ہوگا۔

لیورسن (قریب آکر ہانپتے ہوئے) میں تو سمجھا تھا۔ کہ آپ کو نہ پکڑ سکوں گا۔ مگر بڑا خوش
قسمت نکلا۔ مہربانی کرکے ذرا آہستہ چلئے۔ مجھے چند ضروری باتیں عرض کرنی ہیں"

ارسلا (اور بھی تیز ہوکر) "مجھے از حد جلدی ہے۔ افسوس کہ ٹھیر نہیں سکتی"

لیورسن (پہلے سے زیادہ ہانپتے ہوئے) "نہیں بیگم صاحبہ آپ کو سننا ہوگا۔ اور شاید آپ دل میں سمجھ بھی گئی ہوں گی جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ گذشتہ دو ماہ سے یعنی جس دن سے آپ یہاں تشریف لائی ہیں میں نے اپنے ارادوں اور خیالوں کو آپ سے مخفی نہیں رکھا۔ پس جتنی جلدی آپ ڈین ڈیپ چھوڑ کر غریب خانہ پر چلی آئیں گی اتنا ہی خوش ہونگا"

ارسلا (ارسلا اپنے تیز قدموں کو روک کر اور لوٹ کر) "آپ مہربانی کر کے پھر ایسا نازیبا کلمہ زبان پر نہ لائیں۔ اور میری دل آزاری نکریں۔ ایک یتیم لڑکی کا دل دکھانا اچھا نہیں۔ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ قطعی ناممکن ہے"

لیورسن (متعجب ہوکر) "کیا آپ مجھے مایوس کر رہی ہیں۔ ذرا سن تو لیجئے۔ میں بہت مالدار ہوں۔ اور آپ کی ہر ایک فرمائش اور دلی خواہش کو پورا کرنے کے قابل ہیں۔ آپ کو ریشم و ساٹن میں ملبوس کر سکتا ہوں۔ اور ہیرے اور جواہرات سے لاد سکتا ہوں۔ علاوہ ازیں ایک مکان تو یہاں اور دوسرا شہر میں آپ کی خاطر حاضر ہے"

ارسلا (دل شکنی کو پسند نہ کر کے حلیمی سے) "افسوس کرتی ہوں۔ کہ میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔ مہربانی کر کے آیندہ اس معاملہ میں سلسلہ جنبانی نہ کریں۔ اور قطعی اس بات کا ذکر زبان پر نہ لائیں"

لیورسن (اس بات پر متحیر ہوکر کہ زر کا جادو دوسروں پر اتنا اثر نہیں کرتا جتنا اس کی اپنی ذات پر) "تو۔ . . . . . . تو کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے"

ارسلا خاموش ہوکر سر جھکائے چلتی رہی۔

لیورسن (اپنی مایوسی پر جھنجھلا کر۔ اور طنز سے) "یہ بھی خیال رہے۔ اب ہر ایک شخص آپ سے شادی کی آرزو نہ رکھے گا۔ خصوصاً جبکہ وہ ڈور ہوس والے معاملے کو جانتا ہوگا۔ کل کے واقعہ سے لوگوں میں بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ آپ کی نیکنامی پر حرف آگیا ہے۔ مگر میری طرف تو دیکھئے

میں آپ کا اتنا گرویدہ ہوں۔ کہ ان سب باتوں کو نظر انداز کر سکتا ہوں"۔

ارسلا پھر ٹھیر گئی۔ اور اپنا تمتمایا ہوا چہرہ لیورسن کی طرف موڑ کر اس زور سے زمین پر پاؤں مارنے لگی۔ کہ برف کے کئی ٹکڑے اُڑ گئے۔ اور لیورسن بھی ڈر گیا۔

ارسلا (تحکمانہ لہجے میں) "آپ مہربانی کر کے میرا ساتھ چھوڑ دیجئے۔ اور آیندہ مجھ سے ہمکلام ہونے کی جرأت نہ کیجئے"!

لیورسن دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگا۔ وہ ایسا شخص نہ تھا۔ کہ اپنی تجاویز کو ادھوری چھوڑ دیتا۔ اس کی نفرت اور عداوت بھی ایسی شدید تھی۔ جیسی کہ محبت اور دوستی۔ وہ برہم ہو کر کہنے لگا۔

لیورسن "میں جانتا ہوں۔ کہ آپ لارڈ میلول پر ڈورے ڈال رہی ہیں۔ مگر یاد رہے یہ بالکل بے سود ہے۔ کیونکہ لارڈ میلول کی نظروں میں مس سالویڈور سمائی ہوئی ہے۔ اور اگر انھیں مالی مشکلات کا سامنا نہ ہوتا۔ تو آج سے بہت پہلے شادی بھی ہو گئی ہوتی"۔

ارسلا "خیر کچھ بھی ہو۔ میں اور آپ آیندہ اجنبیوں کی طرح ہونگے"۔

یہ الفاظ ایسی آواز اور لہجے میں کہے گئے۔ جو موجودہ موسم سے بھی زیادہ سخت اور سرد مہر تھے۔ تھوڑی دیر بعد ارسلا کا مکان سامنے نمودار ہوا۔ اور اس نے اطمینان کا ایک سانس لیا۔ اور بالکل خاموشانہ حالت میں کانپتی ہوئی انگلیوں سے اس نے باغ کا دروازہ کھولا۔ اور اندر چلی گئی۔

کمرۂ نشست میں پہنچ کر وہ ایک اور ہی اُدھیڑ بن میں پڑ گئی۔ اور بڑی دقت سے اپنے آپ کو یہ یقین دلا سکی۔ کہ اس نے لارڈ میلول کی نسبت جو کچھ کہا نیک نیتی سے اور اس کی بریت کے ثبوت میں کہا۔ مگر جب ان الفاظ کو جی میں دہراتی اور خیال کرتی۔ کہ لیورسن اور سالویڈور اس سے اُلٹے سیدھے نتائج اخذ کئے بغیر نہ رہیں گے۔ تو اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی۔ اس پر طرہ یہ کہ یہ الفاظ ایسے شخص کے حق میں کہے گئے۔ جو اس کا معروضہ دشمن تھا۔ اور جس کی تباہی اور بربادی دیکھنی

اسے زیادہ اچھی تھی۔ چہ جائیکہ شیخی میں آکر اسے الزام سے بری کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی عزت کو بٹہ لگا لیا جس سے انتقام کا وہ وعدہ جو ارسلا نے اپنے مرتے ہوئے باپ سے کیا تھا۔ فسخ ہو رہا تھا۔

ارسلا جھوٹی تاویلوں سے اپنے آپ کو دھوکہ یا تسلی دینا نہیں چاہتی تھی مگر اس کا کیا علاج تھا۔ کہ وہ نوعمر تھی۔ نہ تو اسے ان معاملات کا خود تجربہ تھا نہ وہ کسی سے مشورہ حاصل کر سکتی تھی۔ جب دوسرے دن اس کی خادمہ نے یہ خبر آن کر سنائی۔ کہ ڈور ہوس میں اتنے عرصہ تک لارڈ میلول کے ساتھ ٹھہرنے سے تمام لوگوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ تو اس کی حیرانی اور غصے کی انتہا نہ رہی۔ مگر قہر درویش برجان درویش۔ زہر کا سا گھونٹ پی کر خاموش ہو رہی۔ اور خود اپنے آپ کو لعنت ملامت کر کے کہنے لگی۔ کہ کیوں بیٹھے بٹھائے میں نے اپنا دل ایسے شخص کے حوالے کیا۔ جو میرا ہی دشمن ہے۔

ارسلا انھیں خیالات میں منہمک تھی۔ کہ لارڈ میلول وہاں آن موجود ہوا اور بغیر سلام کئے غمگین صورت بنائے بیٹھ گیا۔ پہلے ارسلا پر ایک نظر ڈالی۔ مگر پھر توجہ کو دوسری طرف مائل کر لیا۔ ارسلا اس معنی خیز خاموشی سے تاڑ گئی۔ کہ لارڈ میلول اس کی ایثار نفسی کا شکریہ ادا کرنے آیا ہے۔ جو کل اس نے بیوقوفی سے اس کی خاطر دکھلائی تھی۔

لارڈ میلول (دھیمی اور مطمئن آواز میں) "میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ بھی نہایت مختصر۔ کیا آپ مجھ سے شادی کرنا پسند کریں گی؟"

ارسلا نے جھینپ کر ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا جس کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ لارڈ میلول اس کی طرف نہیں تک رہا تھا۔ بلکہ اس کے بخلاف اس کی آنکھیں انگیٹھی کی آگ پر جمی ہوئی تھیں جس کے شعلے اٹھ اٹھ کر دود کش کی طرف لپک رہے تھے۔ اور سنہری شعاعوں کا مینہ برسا رہے تھے۔

لارڈ میلول (جواب نہ پاکر) میں خوب جانتا ہوں کہ میری درخواست اہم ہے

مگر ساتھ ہی اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ (رُک رُک کر) اگر قبول فرمائیں۔ تو بعد میں آپ کو بالکل افسوس نہ ہوگا۔"

ارسلا نے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا لئے اور سوچنے لگی۔ کہ یہ الفاظ لارڈ میلول کی زبان کے بجائے اس کے دل سے کیوں نہیں نکلے۔ اور ان میں ادائگی فرض کی جگہ محبت کی بو کیوں نہیں آتی۔

ان سوالات سے ارسلا کے دل میں ایک عجیب کشمکش پیدا ہوئی۔ اور دم بھر کے لئے اس کی حالت قابل رحم بن گئی۔ پھر سوچی۔ کہ اس نے تو انتقام کا وعدہ کیا تھا جس کے لئے موجودہ موقعہ سے بڑھکر اور کوئی موقعہ نہیں ہو سکتا۔ اگر لارڈ میلول فی الواقع سالویڈور کا والہ وشیدا ہے۔ تو اس کا کسی دوسری عورت سے شادی کر لینا گویا اپنی خانگی خوشی وامن کو خیر باد کہنا ہے۔ اور بس یہی کافی بدلہ ہے جس سے ایک تو اس کے مرحوم باپ کا منشا پورا ہو جائے گا۔ دوسرے اس کی اپنی ننگ وناموس پر کوئی داغ نہ پڑے گا۔

لارڈ میلول "کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟"

ارسلا (شرماتے ہوئے دھیمی آواز میں) "جی ہاں"

مارے خوشی کے لارڈ میلول کی باچھیں کھل گئیں۔ اور آنکھیں فرط محبت سے دمکنے لگیں۔

لارڈ میلول (ارسلا کا ہاتھ تھام کر) خدا آپ کو اس کا اجر دے۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید"

باب ہفتم

ہم الزام اُن کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

لارڈ میلول کی نسبت کا قلعہ میں شور مچ گیا۔ مسز ڈیونٹری پہلے ہی سے اس سلا کو جانتی تھی۔ مگر روپیہ کی قلت پر بہت کڑہا کرتی تھی۔ مرٹن نے جب یہ خبر سنی تو مزے سے گنگنانے لگا۔ اور سسلی تو کھُلم کھُلا خوشیاں منانے لگی۔

مرٹن (اپنے بھائی سے) "میرے خیال میں مس سالویڈور کی بہت دلشکنی ہوگی"

فیلکس "وہ کیوں"

مرٹن "واہ آپ کو جھیل میں سے نکالنے کے بعد اس نے آپ پر اپنا حق جما لیا تھا۔ اور لیورسن بزعم خود مس فین کا خاوند بنا بیٹھا تھا"

فیلکس "کون کہتا ہے۔ کہ مس سالویڈور نے مجھے اس روز بچایا تھا۔ میں نے اب تک عمداً اس بیان کی تردید نہیں کی۔ مبادا کسی کو ناگوار گذرے۔ مگر سچ پوچھو۔ تو میں مس فین کا احسان مند ہوں۔ اور لیورسن کی کامیابی کی نسبت تو شمہ بھر بھی امید نہ تھی۔ خواہ میں نے اس معاملہ میں پیش قدمی کی ہوتی یا نہ"

مرٹن "تو کیا آپ کو مس سالویڈور نے برف میں دھنسے ہوئے نہیں نکالا؟"

فیلکس "نہیں بالکل نہیں۔ مس فین نے نکالا تھا۔ اور سالویڈور نے اس وقت تم لوگوں سے محض سفید جھوٹ بولا"

مرٹن کو یہ سنکر بہت تعجب ہوا۔ اور وہ سالویڈور کے اس دلیرانہ جھوٹ کی اہمیت پر بہت دیر تک غور کرتا رہا۔

اِدہر جب مس فین و لارڈ میلول کی نسبت کی خبر لیورسن تک پہنچی۔ تو وہ بھلامانس اب بھی چنداں مایوس نہ ہوا۔ بلکہ سیدھا ڈیپ ڈین پہنچا۔ اور باوجود خادمہ کی ممانعت کے اس سرا کے سامنے جا دھمکا ہوا۔

لیورسن (غصہ بھری آنکھوں سے) "کیا سچ مچ آپ لارڈ میلول سے منسوب ہوچکی ہیں؟"

ارسلا نے چین بجبیں ہوکر اسکی طرف دیکھا۔ وہ ایک خوش و خرم منسوب شدہ لڑکی کی مانند نہ تھی۔ کیونکہ اب اسے یہ معلوم ہونے لگا تھا۔ کہ انتقام گو ابتدا میں شیریں ہوتا ہے۔ الابعد میں تلخ ہوکر الٹ پڑتا ہے

ارسلا دکڑی آواز میں) "ہاں ٹھیک۔ درست ہے"

لیورسن (حسد سے جلکر) "آپ کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ لارڈ میلول نے محض لوگوں کی زبان بند کرنے اور ان کے اتہام سے بچنے کے لئے درخواست شادی کی ہے۔ حالانکہ عرصہ ہوا وہ تو دوسری لڑکی کے دام الفت میں گرفتار ہوچکا ہے"

ارسلا (تنگ مزاجی سے) "آپ زیادہ دل آزاری نہ کیجئے۔ اور مہربانی کرکے تشریف لیجائیے"

لیورسن (ڈھیٹ پنے سے) "جو کچھ مجھے کہنا ہے۔ جب تک وہ کہہ نہ لوں۔ میں یہاں سے نہ ٹلوں گا۔ کیونکہ میرے نزدیک آپ کو سخت مغالطہ ہوا ہے۔ جس کا نشیب و فراز جتلا دینا ضروری ہے۔ سنئے لارڈ میلول مالدار نہیں۔ آپ دل ہی خیال کرتی ہونگی۔ کہ قلعہ میں جاکر حکومت کریں گی۔ اور ملکہ بن کر رہیں گی۔ مگر آپ کی یہ مراد بر نہ آسکے گی۔ موجودہ قلعہ کو ایک لاکھ پونڈ قرضہ دینا ہے۔ اگر یہ رقم کرسمس تک ادا نہ ہوئی تو قلعہ میرے قبضہ میں آجائے گا۔ میرے بیان کی تکذیب کرنا بیسود ہے۔ میرے پاس یہ قلعہ مدت سے گروی ہے۔ (جیب سے کاغذات کا پلندہ نکال کر) دیکھئے۔ یہ سب منسلک کاغذات رہن کے متعلق ہیں۔ اگر آپ اپنی نسبت نہ توڑیں گی۔ تو میں سخت تشدد سے مطالبات پورے کروں گا"

ارسلا دروازہ کی طرف اشارہ کرکے) "آپ مجھے معاف کیجئے اور یہاں سے چلے جائیے"

لیورسن (ہنسی میں ٹالکر) "افسوس آپ میری باتوں کو وقعت نہیں دیتیں

یاور ہے۔ یہ ایسی یقینی ہیں۔ جیسے میرا یہاں موجود ہونا۔ لارڈ مسیلول کا بڑا بھائی پرلے درجے کا فضول خرچ تھا۔ اور اپنے مال کو پانی کی طرح بہایا کرتا تھا۔ وہ بذات خود تو ایسا نہیں تھا۔ مگر ایک بدذات۔ بدمعاش شخص لسٹر فارول کی صحبت میں گر گیا اور اس کے ہاتھ محض کٹ پتلی بنا رہا۔ لسٹر فارول اپنی حین حیات میں ایسے کانٹے بو گیا۔ جو بعد الموت سابق لارڈ مسیلول کو بہت کھٹکتے رہے۔ اور بالآخر اس کی تباہی کا موجب ہوئے۔"

یہ غیر متوقع خبر سن کر ارسلا کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور ماتھا ٹھنکا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے ڈھیٹ ملاقاتی کو باہر نکالنے کی کوشش ملتوی کر دی۔

ارسلا (کانپتی ہوئی آواز میں) آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ لارڈ مسیلول کا بڑا بھائی کیسا؟"

لیورسن (مطمئن ہو کر) "آخر آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ موجودہ لارڈ مسیلول کے بڑے بھائی کا نام سیسل ڈیونٹری تھا۔ جب اس کا چچا فوت ہوا۔ تو خاندانی خطاب اسے مل گیا۔ اس کے دوست لسٹر فارول نے اس کی جڑوں میں خوب پانی پھیرا۔ اسے ہر طرح کی قمار بازی۔ لاٹری بازی سکھلائی۔ اور تمام عیوب و اخلاق رذیلہ میں طاق کر دیا۔ جب لارڈ تنگدست ہونے کو ہوا۔ تو لسٹر فارول اسے میرے پاس لے آیا۔ چونکہ اس کا وارث جائداد ہونا یقینی تھا۔ میں نے بھی دل کھول کر روپیہ قرض دیا۔ یہاں تک لارڈ بنتے بنتے اس نے اپنی جائداد کو اتنا مقروض کر دیا۔ کہ اب واگذاری مشکل کیا ناممکن ہو گئی ہے۔ چندے اس کا یہی حال رہا۔ پھر روز بروز اور بھی ابتر ہوتا گیا۔ آخر زندگی سے تنگ آ کر وہ پارک والی جھیل میں گر کر مر گیا۔ اور اپنے افعال بد کی یاداش میں چھوٹے بھائی کو پھنسا گیا یہی سبب ہے۔ کہ آپ نے آج تک اس کا ذکر نہیں سنا۔ کیونکہ قلعہ میں سے اس کا نام حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے۔ اور بھولے سے بھی یاد نہیں کیا جاتا۔"

ارسلا (بھرائی ہوئی آواز سے) "اور ہاں لسٹر فارول کا کیا حشر ہوا؟"

لیورسن "لسٹر فاردل خود یا اس کے رشتہ دار مالدار نہیں تھے۔ اس لئے وہ جلدی تباہی کے منہ میں جا پڑا۔ اس کی نسبت ایک اور افواہ بھی مشہور ہو گئی۔ کہ وہ جعلی چیک کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا۔ مگر تفتیش سے قبل خودکشی کر گیا۔ اور معاملہ یونہی رفع دفع ہو گیا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ وہ مس سالوبڈور سے شادی کا خواہاں تھا۔ مگر وہ سیسل ڈیونٹری کی محبت کا دم بھرتی تھی۔ ماسوائے ان کے اور بھی باتیں ہونگی۔ جن کا مجھے علم نہیں۔ البتہ اتنا جانتا ہوں۔ کہ ڈیونٹری کے خاندان کو جتنا تباہ کیا اسی بدذات لسٹر فاردل نے کیا۔"

ان رنجیدہ حالات کو سنکر ارسلا کا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ اور وہ ششدر سی ہو کر دل میں کہنے لگی۔ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ پچھلے سال سے وہ کیسے غلط راستے پر پڑی ہوئی ہے۔ اس کے باپ نے اپنے بیٹے کے چال چلن کا کیسا غلط اندازہ لگایا ہے۔ وہ اپنے مرحوم بھائی کا بدلہ لینے کے درپے ہے۔ حالانکہ واقعات اُلٹا اُس کے بھائی کو متہم اور مایہ فساد گردانتے ہیں۔ اور بمقابلہ اس کے سیسل ڈیونٹری کو بیگناہ قرار دیتے ہیں۔

ایک دفعہ تو ارسلا کے جی میں آیا۔ کہ بھاگ کر باہر نکل جائے۔ اور خوب پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ ساتھ ہی اپنی گذشتہ کارروائیوں پر توبہ کرے۔ الٹا یہ خیال کر کے کہ لیورسن پاس موجود ہے۔ اور اس کی حرکات وسکنات کو بنظر غور دیکھ رہا ہے۔ وہ اپنے ارادے سے باز رہی۔

لیورسن (یہ تاڑ کر کہ اس کی فسوں کاری کام کر گئی) "بس مجھے امید ہے۔ کہ آپ اپنی نسبت مزید غور کریں گی۔ اور جلد اس تعلق کو توڑ دینگی۔ اگر آپ ایسا کریں۔ تو میں لارڈ میلول کیساتھ رعایت برتوں گا۔ یعنی ادائگی روپیہ کے لئے اور ڈھیل دے دونگا۔"

ارسلا (لمبا سانس کھینچکر) "اور اگر میں ایسا نہ کروں؟"

لیورسن (ماتھے پر بل ڈالکر) "تو میں بھی ایک ایک پائی وصول کرونگا۔ اور کرنیس

کے دن قلعہ سے بیدخل کردونگا۔ اچھا اب اس کے فیصلے کے لئے میں ۵ منٹ کی مہلت دیتا ہوں۔ میری طرف تو دولتمندی اور عیش وعشرت ہے۔ اور لارڈ میلول کی جانب غربت اور مصیبت۔ جو کچھ چاہو ابھی پسند کرلو"

ارسلا گہرے فکروں میں ڈوب گئی۔ اسوقت لیورسن کا سوال اس کے پیش نظر نہ تھا۔ تاہم یہ خیال بہت ستا رہا تھا۔ کہ اپنے بُرے منصوبوں کی کس طرح تلافی کرے۔ باپ سے تو یہ اقرار کرچکی تھی۔ کہ سابقہ جور وجفا کا عیوض لے گی۔ مگر یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہوگیا۔ الٹا اس کا بھائی قابل الزام ٹھیرا۔ اور خاندان میلول کی تباہی کا باعث بنا۔ ایسے حالات میں اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا تھا۔ کہ اس رقم کو جس کے عوض موجودہ بیگناہ لارڈ میلول کی تمام جائداد رہن تھی خود اپنی جیب سے ادا کرے۔ اور لیورسن کے جابرانہ پنجے سے رہائی دلوائے۔ اس نتیجہ پر پہنچنا تھا۔ کہ ارسلا کوئی مصمم ارادہ کرکے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

ارسلا (بیباکی سے) آپ سے جو کچھ بھی بن پڑے کیجئے۔ میرے نزدیک فاقہ مستی آپ کے ساتھ شادی کرنے سے بہتر ہے۔ اور یہی میرا جواب ہے"

لیورسن اپنا سامنہ لیکر اُٹھ کھڑا ہوا۔ دروازے پر پہنچکر ایکدم رکا پھر مڑکر کہنے لگا "خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ کرسمس والے دن انشاءاللہ پھر ملیں گے"

باب نہم

شکار کرنے جو آئے تھے خود شکار ہوئے

لیورسن چلا گیا۔ تو ارسلا نے دو خط لکھے ایک اپنے وکیل کو۔ کہ قلعہ میلول کے رہن نامجات وصول ہوجانے پر لیورسن کو ایک لاکھ پونڈ ادا کردے۔ اور دوسرا لارڈ میلول کو جس کے تحریر کرنے میں اس کا بہت وقت خرچ ہوا۔ اور جس میں اس نے

صاف گوئی سے جتلا دیا۔ کہ وہ دراصل کون تھی۔ اور کس ارادے سے ڈیپ ڈین میں آئی تھی۔ اور یہ کہ اس کے باپ نے کس کام پر اسے مامور کیا تھا۔ علاوہ ازیں یہ بھی لکھ بھیجا کہ نسبت کالعدم سمجھی جاوے۔ اور جو حصہ اس نے ابتک اپنے منصوبوں کی تکمیل میں لیا ہے۔ وہ معاف کر دیا جائے۔ پھر اس نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے لفافہ کو سربمہر کیا۔ اور قلعہ میں بھجوا دیا۔ بعد ازاں اپنی خادمہ کو بلایا۔

"مارتھا ایک ہینڈ بیگ میں کچھ ضروری سامان سفر رکھدو۔ میں آج شہر ٹانٹن میں شب باش ہونا چاہتی ہوں"۔

خادمہ (متعجب ہو کر) آخری ٹرین تو چار بجے یہاں سے جا چکی۔ آپ شہر کیسے پہنچینگی"۔

ارسلا "کچھ پرواہ نہیں مارتھا میں قصبہ فرانٹ تک پیدل ہی جاؤں گی۔ وہاں اُمید ہے۔ کہ ٹانٹن جانیوالی گھوڑا گاڑی مل جائے گی"۔

خادمہ "کیا خوب۔ فرانٹ یہاں سے چار میل ہے۔ برف اس قدر گہری جمی ہوئی ہے۔ اور پھر کرسمس کی شام ہے"۔

ارسلا (بے چینی سے) تاہم مجھے جانا ہے۔ تم پندرہ بیس منٹ میں میری چیزیں درست کر کے لے آؤ"۔

ارسلا بلا کپڑے پہنے اور خادمہ کو چند ہدایات کر کے چل کھڑی ہوئی جب کچھ دور نکل گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سفر ایسا آسان نہیں۔ جیسا اس نے سمجھا تھا۔ کیونکہ ہوا سخت سرد تھی۔ اور ہینڈ بیگ وزنی تھا۔ جسے اُٹھانے سے اس کا بازو بھی دل کی طرح دکھنے لگا تھا۔

ایک میل طے کرنیکے بعد ہوا میں کسی قدر تیزی آگئی۔ اور ارسلا کے قدم بھی ڈھیلے پڑنے لگے۔ لب سڑک ایک گرجا آیا۔ جہاں سرگرم اور کارکن ہاتھ جا بجا آراستگی اور سجاوٹ میں مشغول تھے۔ اور مقدس آوازیں بڑے دنوں کے گیت کی مشق کر رہی تھیں۔

ارسلا اکثر انگریزی کرسمس کا تصور باندھا کرتی تھی۔ اور اسے دیکھنے

کی بہت خواہشمند تھی۔ مگر مسز ڈیونٹری نے خوب کہا تھا۔ کہ کرسمس کا اصل مفہوم یخ اور برف کے نظارے اور جلتے ہوئے الاؤ دیکھنے کے سوا کیا ہے۔

گرجا سے گذر کر سفر اور بھی کٹھن ہو گیا۔ اور ارسلا کے ہاتھ پاؤں مارے سردی کے ٹھٹھرنے لگے۔ حتیٰ کہ دوسرے میل کے اختتام پر تھکان اور تنہائی بہت ستانے لگی۔ اتنے میں پیچھے سے کسی گاڑی کی آہٹ سنائی دی اور ارسلا دل میں خوش ہوئی۔ کہ اب وہ آسانی سے ٹاؤن پہنچ سکیگی۔ پھر سڑک کے بیچوں بیچ کھڑی ہو کر غور سے پیچھے کی جانب دیکھنے لگی۔ مگر قرائن سے معلوم ہوا۔ کہ وہ آہٹ نہ تو کسی گاڑی کی تھی۔ اور نہ چھکڑے کی۔ بلکہ اس قسم کی گھڑگھڑاہٹ تھی۔ جو موٹر سے مخصوص ہوتی ہے۔ ارسلا یہ خیال کر کے کہ شاید لیچ پرسن اپنی موٹر پر آ رہا ہو۔ جلدی سے درختو(ں) کی آڑ میں ہو گئی۔ اور اس کے گذر جانیکی منتظر رہی۔ تھوڑی دیر میں سڑک کے موڑ پر گاڑی کی دو لالٹینوں کے بجائے ایک ہی لالٹین دکھائی دی۔ جس سے ارسلا اور بھی حیران ہوئی۔ اتنے میں ایک موٹر بائیسکل سامنے سے آتا ہوا معلوم ہوا۔ اور جب اس کا سوار نظر پڑا۔ تو ارسلا ٹھٹھک کر رہ گئی۔ کیونکہ یہ لارڈ میلول تھا۔ جو اپنے بائیسکل کو تیزی سے اڑائے لئے چلا آتا تھا۔ قریب پہنچکر ارسلا کو پہچان کر اس نے یکلخت بائیسکل کو روکا۔ جس سے وہ اُلٹتے اُلٹتے بچ گیا۔

لارڈ میلول (سنجیدہ صورت بنا کر) مجھے آپ کا رقعہ مل گیا تھا۔ مگر میں یہ کہنے آیا ہوں۔ کہ اس قسم کا تعلق جو ہمارے درمیان ایک مرتبہ قرار پا چکا ہے۔ اس کے منقطع کرنے کے لئے طرفین کی رضامندی درکار ہے۔"

ارسلا نے اس بات کا جواب خاموشی سے دیا۔ مگر چاند کی چاندنی میں لارڈ میلول کا مُنہ حیرت سے تکنے لگی۔

لارڈ میلول " بلکہ اتنا اور کہے دیتا ہوں کہ نہ آج نہ کل اور نہ کبھی آئندہ میں آپ کے اس اقرار کو واپس دونگا۔ جس نے دنیا کو میری آنکھوں میں رشک جناں بنا دیا۔"

ارسلا (رکتے ہوئے) "مگر آپ نے تو مجبوراً ایسا کیا اور گو میں آپ کی اولوالعزمی کی مداح ہوں۔ تاہم میں اس سے کوئی غیر مناسب فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی"۔

لارڈ میلول (قریب آکر) نہیں پیاری آپ کو دھوکا ہوا ہے۔ میں نے جو کچھ کیا دلی محبت کے تقاضے سے کیا"۔

ارسلا (پیشانی پر ہاتھ رکھکر) مگر لیورسن مجھ سے کہتا تھا۔ کہ آپ برسوں سے مس سالویڈور کے دلدادہ ہیں۔ اور محض مالی مشکلات کی وجہ سے شادی نہ کر سکے"۔

لارڈ میلول (مستقل مزاجی سے) تو اس نے غلط بیانی سے کام لیا۔ یہ میرا بڑا بھائی تھا جو مس سالویڈور کا عاشق تھا نہ کہ میں۔ میں تو صرف ایک لیڈی سے محبت کرتا ہوں۔ اور وہ وہی ہے جس سے میں درخواست شادی کر چکا۔ البتہ لیورسن کی دوسری بات بالکل درست ہے۔ یعنی میں مفلس ہوں۔ میری موجودہ مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ شادی کی اجازت دے۔ اور اگر میں کل تک ایک لاکھ پونڈ کی گراں رقم ادا نہ کر سکا تو قلعہ یقینی طور پر مرتہن یعنی لیورسن کے قبضہ میں چلا جاوے گا۔ اسی بات سے ڈرتے ہوئے میں نے دو مہینے تک اپنے اطوار اور لب و لہجہ کو بدلے رکھا ہے۔ اور بہت سی دلی تمناؤں کا خون روا سمجھا ہے۔ میں تو پہلے ہی دن آپ کی ترچھی نظروں کا گھایل ہو گیا تھا پھر جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ میری محبت اور بھی بڑھتی گئی۔ اور اس روز تو معراج کمال پر پہنچ گئی جب آپ نے برفانی طوفان میں میرے ہمراہ پناہ لی۔ اور پھر مجھے لیورسن کے ہاتھ سے بچانے کے لئے اپنی ننگ و ناموس کو معرض خطر میں ڈالا۔ میں نے جب اس معاملے کا عام چرچا سنا۔ تو موقعہ کو غنیمت جانا۔ اور باوجود عسرت اور دیگر وجوہ کے درخواست شادی کرنا مناسب سمجھا۔ تسپر بھی میں [illegible] اپنے دلی جذبات کے اظہار سے قاصر رہا۔ مبادا آپ میری فسمر یا محبت سے حیران اور متنفر ہو جاویں۔ پیاری ارسلا آپ کو یاد ہوگا جب آپ نے مجھے [illegible] جنگل میں سے نکالا تھا۔ تو یہ آپ کی جانفزا اور دلی لبھانیوالی آواز تھی جو [illegible] میں لائی تھی۔ اور اس بات کی امید دلا گئی تھی

کہ شاید میری درخواست کی ذلت درجہ قبولیت تک پہنچ سکے۔ خداوہ دن جلد دکھلائے۔ جب ہم ایک مضبوط رشتہ میں پروئے جائیں۔ اور اس ناہموار زندگی کی کٹھن منزلوں کو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے طے کرتے نظر آئیں۔ مگر آہ پیاری! ہمارے لیئے سوائے غربت کے اور کچھ نہ ہوگا۔ اور کل تو ہمیں قلعہ بھی خالی کرنا پڑے گا کیا آپ ہمارے ہمراہ چلکر تاریک ویرانہ کو روشن کریں گی۔ اور اُجڑی ہوئی بستی کو بہشت بریں میں بدل دینگی"

ارسلا (لارڈ میلول کے پھیلے ہوئے بازوؤں سے پیچھے ہٹ کر اور کسی قدر جھینپ کے) نہیں۔ آپ اتنی جلدی بھول گئے۔ کہ میں اسی لسٹر فارول کی ہمشیرہ ہوں جو آپ کے خاندان کی تباہی کا موجب تھا"

لارڈ میلول (بے پروائی سے) "اونہہ۔ آپ ارسلا ہیں۔ ارسلا بھی وہ جس پہ میری زندگی کا انحصار ہے۔ کاش آپ مجھ سے محبت کرنا سیکھ لیتیں"

ارسلا (ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے دھیمی آواز میں) "میں تو پیشتر سے ہی سیکھ چکی ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو میرا منصوبہ مجھپر کیوں اُلٹ پڑتا"

....

اس کے بعد ارسلا لارڈ میلول کے ہمراہ قلعہ میں واپس چلی آئی۔ کیونکہ فیلکس اس بات پر بہت مُصر ہوا۔ کہ وہ کنبے والوں کیساتھ آخری رات وہیں بسر کرے۔ جب کرسمس کی صبح ہوئی۔ تو ارسلا کی آنکھیں قدرت کے عجیب نظاروں سے دوچار ہوئیں۔ جسے وہ محو حیرت ہوکر دیر تک دیکھتی رہی حتی کہ صبح کی حاضری میں بھی کسیقدر دیر ہوگئی۔

کرسمس کی رات بہت برفباری ہوئی تھی۔ صبح کو ہر ایک پتہ اور ٹہنی روپہلی بن گئی تھی۔ اور قلعہ سرتاپا بلوریں نظر آتا تھا۔ خصوصاً دھوپ میں۔ تو عجیب شان دلربائی دکھا رہا تھا۔

لارڈ میلول (ارسلا کی انگلی میں ہیرے کی انگوٹھی پہنا کر جو اس کی خاندانی یادگار

تھی! میری پیاری آپ کے خیر مقدم میں آج قدرت نے بھی کیسا اچھا خوشنما
لباس زیب بر کیا ہے۔ لیجئے آپ کو بڑا دن مبارک ہو"
ارسلا نے جس وقت کنبے کے تمام افراد کی مبارکبادیں لیں۔ تو اس کی آنکھیں
مارے خوشی کے دمکنے لگیں۔ وہ خوب جانتی تھی۔ کہ ان کے تبسم آنسوؤں کو چھپائے
ہوئے ہیں۔ اور ان کے خوشی وہ الفاظ درد دل کو دبائے ہوئے ہیں۔ مگر مصلحتاً
خاموش ہو رہی۔ اور اسباب کا انتظار کرنے لگی۔ کہ وقت آئے۔ تو حقیقت
حال سب پر کھول دے۔ اور ان کے دشمن کو ہمیشہ کے لئے ملیامیٹ کر دے۔
یہ وقت بھی دور نہ تھا۔ کیونکہ جب حاضری کھانے بیٹھے۔ تو کمرے کے باہر
سے خفگی آمیز آوازیں آنے لگیں۔ اور تھوڑی دیر بعد لیورسن اندر داخل ہوا۔
لیورسن (دروازے کے پاس کھڑا ہو کر اور چلا کر) میں اپنے مطالبات وصول
کرنے آیا ہوں۔ لارڈ سیلول صاحب! ایک لاکھ پونڈ دلوائیے یا آج ہی قلعہ
میرے حوالے کیجئے"
لارڈ سیلول بہت کشیدہ خاطر ہو کر اٹھا۔ اس کا چہرہ مارے شرمندگی کے
عرق عرق ہو رہا تھا۔ مگر قبل اس کے کہ کوئی لفظ منہ سے نکالتا ارسلا آگے بڑھی
اور لیورسن سے یوں مخاطب ہوئی۔
ارسلا (سرد مہری سے اپنا دستخطی چک دے کر) "یہ لیجئے آپ کے مطالبات۔
ایک رسید لکھ دیجئے اور فوراً یہاں سے چلے جائیے۔ میں نے اپنے مختار کو ہدایت
کر دی ہے۔ کہ رہن نامجات لے لینے پر آپ کا کل حساب بیباق کر دے"
یہ اچانک خبر سن کر لیورسن بہت سٹ پٹایا۔ اور حاضرین بھی حیران ہو کر ایک
دوسرے کا منہ تکنے لگے۔
لیورسن (چک کا معائنہ کر کے) "ایں اس پر تو دستخط آپ کے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں
آتا یہ کیا معاملہ ہے۔ آپ تو چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتی ہیں۔ اور بظاہر بہت
محدود آمدنی رکھتی ہیں"

ارسلا "آپ کو اس سے کیا بحث میری آمدنی پچاس ہزار پونڈ سالانہ سے متجاوز ہے۔ اور میرا سرمایہ دس لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے میں جو کچھ کہتی ہوں۔ آپ اس کی تعمیل کریں۔ اور اپنی اس ناگوار ملاقات کو طول نہ دیں"

لیوسن کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ ناچار بادل ناخواستہ رسید لکھنے بیٹھ گیا اور ارسلا کے حوالے کر کے ہمیشہ کے لئے قلعے سے نکل گیا۔

اس اثنا میں دوسرے لوگ خاموشی کی تصویریں بنے کھڑے تھے۔ اور اس عجیب و غریب ڈراما کو مجسم حیرت ہو کر دیکھ رہے تھے۔ جب کمرے کا دروازہ لیوسن پر بند ہوا۔ تو فیلکس ارسلا کی جانب بڑھا۔

لارڈ میلول (غمزدہ لہجے میں) "ارسلا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا ہیں بہت ...."

ارسلا نے جھٹ اپنا ہاتھ لارڈ میلول کے منہ پر رکھ کر اسے خاموش کر دیا

ارسلا (حاضرین کے بشاش چہروں کو دیکھ کر) نہیں نہیں۔ چپ رہیئے۔ یہ روپیہ آپ ہی کا حق ہے۔ میں نے گذشتہ زیادتیوں کا بدلہ لینے کے لئے قسم کھائی تھی۔ اور گو میں ابتدا میں کینہ و عناد کے خیال سے یہاں آئی تھی۔ لیکن اب صاف دل سے کہتی ہوں۔ کہ آئندہ کے لئے آپ لوگوں کے درمیان صلح و آشتی سے رہونگی۔ اور یہی میرا کرسمس کا پیغام ہے"

شکار کرنیکو آئے شکار ہو کے چلے

تمام شد

تصویر متعلقہ باب اخیر
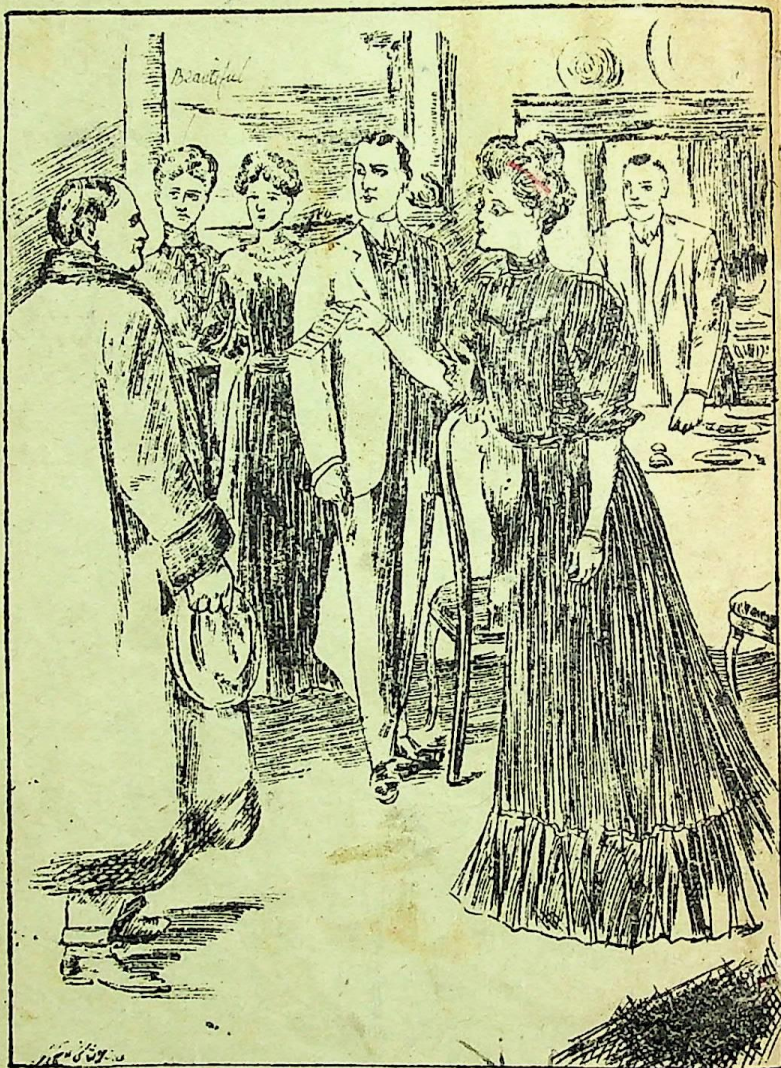
ارسلا (ڈیورسن سے) "یہ لو اپنا مطالبہ۔ اور رسید دیکر فوراً قلعہ سے نکلجاؤ"

فسانہ بخشی لاہور کے دلچسپ ظرافت آمیز اور مقبول ناول

۱۔ انگارا اور چھپا۔ امورات خانگی کی الجھنوں۔ خاندانی معاملات کی پیچیدگیوں اور ایک سے زیادہ بیویاں کرنے اور ان میں پورا پورا عدل اور انصاف قائم رکھنے کے متعلق ایک دلچسپ۔ دردانگیز اور نصیحت خیز ناول جس میں نیک بیبیوں کے شریفانہ اطوار، جاہل اور سن رسیدہ عورتوں کی اوہام پرستی، الھڑ اور نوخیز دلہنوں کی کوتاہ اندیشی، جہالت اور بے علمی کے خوفناک نتائج۔ اپنی طبیعت پر قابو نہ رکھنے والے مردوں کی کمزوری اور ساس بہوؤں اور سوکن سوکنوں کی باہمی چشمک ایسے موثر اور دردانگیز پیرائے میں دکھائی گئی ہے کہ پڑھ کر دل بے چین ہو جاتا ہے حجم ۱۴۰ صفحہ قیمت علاوہ محصولڈاک صرف تیرہ آنے (۱۳؍)

۲۔ مراد نامراد۔ تقدیر اور قضا و قدر کے متعلق ایک دلچسپ ناول جس میں عام ہمتی۔ بزدلی۔ وہم پرستی۔ اور لوگوں سے سن سنا کر اپنی بدقسمتی پر یقین کر لینے اور ہر ایک اچھے برے امر کو اپنی بدنصیبی اور تیرہ بختی سے منسوب کر کے ہمت اور جد و جہد سے کام نہ لینے کے خوفناک اور عبرت انگیز نتائج پر نہایت خوبی سے بحث کی گئی ہے جس میں دلچسپی اس قدر پیدا ہو گئی ہے کہ کتاب ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍

۳۔ گل انصاف۔ یہ ناول نہیں ڈراما ہے۔ مگر نہایت دلچسپ اور سبق آموز سکول اور کالجوں کے طلبا اسے آسانی اور سہولت کیساتھ دن ہو یا رات بہت تھوڑے سامان سے کھیل سکتے ہیں کئی سکولوں کے طالب علم اپنے افسروں کے سامنے اسے کھیل کر انعام اور خوشنودی مزاج کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں قیمت علاوہ محصولڈاک چار آنے (۴؍)

۴۔ اسرار آکلینڈ۔ ایک سنسنی خیز ناول۔ ایک دل ہلا دینے والا قصہ، شرافت اور نیکی کی مجسم تصویریں ہمت اور استقلال کا نایاب نمونہ۔ وفاداری اور نیک حلالی کا اصلی فوٹو۔ عیاشی اور بدکاری کے خوفناک نتائج غداری اور سفیہانہ چالبازیوں کے ہو بہو نقشے۔ انصاف اور راستبازی کی شاندار فتح مکاری اور ظالمانہ عیاری کی شرمناک شکست۔ ایک دفعہ پڑھ کر اگر بیقرار نہ ہو جاویں تو ہمارا ذمہ، ختم کئے بغیر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیں تو قیمت واپس۔ قیمت علاوہ محصولڈاک صرف عمہ ایک روپیہ۔ خریدار افسانہ سے ۱۲؍

ملنے کا پتہ

جنرل منیجر فسانہ بخشی لاہور (پنجاب)